گوشہ علمی و تعلیمی خبریں

علامہ عثمانیؒ و سلیمان ندویؒ کی مزارات کی بے حرمتی

کچھ دنوں قبل مذکورہ شخصیات کی مزارات کے کتبے اور مزارات کی جالیوں کو کسی شخص نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا جس کے خلاف اسلامیہ کالجز کے پرنسپل و اساتذہ کرام پروفیسر شاہ اللہ محمود، پروفیسر مفتی محمد عمار و دیگر اساتذہ کرام کی کوششوں سے ایف آئی آر کاٹی گئی لیکن ابھی تک نہ تو اس گستاخ کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی اور نہ ہی ان مزارات کو تعمیر کیا گیا ہے۔ انجمن کے صدر و دیگر عہدیداران نے خطوط کے ذریعے وزیراعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ سندھ، گورنر سندھ، چوہدری شجاعت، صدر مسلم لیگ، سٹی ناظم، ٹاؤن ناظم، و دیگر اہم شخصیات سے مزارات کی ازسرِ نو تعمیر اور اس پر گارڈ/چوکیدار مقرر کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ڈائریکٹریٹ آف کالجز کے لیے قابل تقلید نمونہ

اساتذہ کرام کی ریٹائرمنٹ باعزت و شایان طریقہ سے ہونی چاہیے ہمارے کالجز کے ناظم تا افسران کو اس جانب توجہ دینی چاہیے اس لیے کہ خود انہیں بھی ریٹائرڈ ہونا ہے سندھ یونیورسٹی جامشورو کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر الحق صدیقی صاحب نے شاندار قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔

موصوف نے یونیورسٹی سے ریٹائرڈ ہونے والے نیک نام اساتذہ کو ایک تقریب میں باقاعدہ شیلڈز پیش کی گئیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۱/فروری ۲۰۰۶ء)

اور یئنٹ میر خلیل الرحمٰن ایوارڈ

فرسٹ کلاس پوزیشن میں ایوارڈ کے ذریعہ نوازا جاتا ہے یہ تقریب اور ینٹ لیڈر ریٹائرمنٹ ایس ایچ ہاشمی اور میر خلیل الرحمٰن فاؤنڈیشن کے تعاون سے منعقد ہوئی (روزنامہ جنگ کراچی ۱۵/فروری ۲۰۰۶ء) اچھی مثال ہے جس پر ہم اپنی تنظیم انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی جانب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں طلباء کے ساتھ اساتذہ کو بھی ایوارڈ دیکر حوصلہ افزائی کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

عبداللہ گرلز کالج میں ایم اے اسلامیات وسیاسیات کی کلاسوں کا آغاز

پروفیسر رضیہ سبحان پرنسپل عبداللہ کالج کی انتھک جدوجہد کے نتیجے میں ۲/مارچ ۲۰۰۶ء سے باقاعدہ ایم اے کی کلاسوں کا آغاز ہوگیا ہے۔ افتتاح کے موقع پر ای ڈی او۔ اور ڈی او کالجز کے علاوہ متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے ایم این اے وایم پی اے نے شرکت کی اور افتتاحی تقریب میں پرنسپل صاحبہ کو مبارکباد پیش کی۔ اس کے علاوہ ایم اے کی طالبات نے اپنے اپنے شعبوں کی نمائندگی کرتے ہوئے انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور پرنسپل کے ساتھ ایم اے کے اساتذہ کی تدریس وتوجہ کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے تعلیمی معیار پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ۷/مارچ کو نعت وقرأت کے پروگرام منعقد کیے گئے جس میں نسرین جلیل صاحبہ نائب سٹی ناظم وغیرہ نے شرکت کی۔ ۸/مارچ کو روبرو پروگرام میں جناب رؤف صدیقی صوبائی وزیر داخلہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ ۹/مارچ کو طالبات کے درمیان مباحثہ ہوا جس کا موضوع تھا ”اخلاقی تباہی کا ذمہ دار ذرائع ابلاغ ہے“۔ اس نشست کی مہمانِ خصوصی وفاقی وزیر مذہبی اُمور جناب ڈاکٹر عامر لیاقت حسین صاحب تھے۔ (رپورٹ پروفیسر تسنیم فاطمہ شعبہ معاشیات)

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے صدر، جنرل سیکریٹری ودیگر عہدیدران وفاقی اُردو یونیورسٹی شعبہ عربی کے چیئرمین پروفیسر بدرالدین وغیرہ نے پرنسپل عبداللہ گرلز کالج کو مبارکباد پیش کی اور اپنے تعاون کا مکمل یقین دلاتے ہوئے وزیر تعلیم سے مطالبہ کیا کہ دیگر بڑے کالجز میں بھی ایم اے کی کلاسوں کا آغاز کیا جائے۔

پی ایچ ڈی اساتذہ اور جدید علوم پر تحقیق کی ضرورت ہے

پروفیسر ڈاکٹر اقبال محسن (وائس چانسلر وفاقی اُردو یونیورسٹی)

کراچی (اسٹاف رپورٹر) پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کو بڑی تعداد میں پی ایچ ڈی اساتذہ اور جدید علوم پر محققین کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں اساتذہ کو تحقیقی سہولتیں فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ ملک میں ہر پیداواری شعبے کو درکار تعداد میں محققین فراہم ہوسکیں اور تعلیم کا معیار بلند ہوسکے۔ یہ بات وفاقی اُردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر اقبال محسن نے 16 روزہ اسکالرز تحقیقی ورکشاپ کمیشن جو پروفیسر محمد احمد فاروقی کی نگرانی میں کیا گیا تھا جس میں اُردو یونیورسٹی کے ایم فل و پی ایچ

ڈی کرنے والے سینئر اساتذہ نے شرکت کی۔ تقریب تقسیم اسناد سے ڈائریکٹر ریسرچ پروگرام ڈاکٹر سیّد قیصر عباس، ڈین سائنس ڈاکٹر کمال الدین، ایڈیشنل رجسٹرار ڈاکٹر محمد اسحاق، ڈین آرٹس پروفیسر رعنا ہلال، پروفیسر شفیع آزاد، سینئر اُستاد حسن عسکری فاطمی نے خطاب کیا۔ ورکشاپ کے اختتام پر شرکاء نے وزارت تعلیم اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے لیے اہم سفارشات مرتب کیں جس کو ورکشاپ کے نگراں ڈاکٹر محمد احمد فاروقی نے منظوری کے لیے پیش کیا۔ ورکشاپ کے شرکاء نے متفقہ طور پر تجویز کیا کہ وفاقی اُردو یونیورسٹی کو تحقیقی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے خصوصی فنڈ فراہم کیا جائے اور تحقیق کرنے والے اسکالرز کو ملک و دیگر جامعات سے مربوط کرنے کے انتظامات کیے جائیں تا کہ یونیورسٹی اپنا حقیقی کردار ادا کرسکے۔ وائس چانسلر نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے اعلان کیا کہ تحقیق کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر کوششیں جاری رکھیں گے اور ایسی ہی ورکشاپ کا فیکلٹی کی سطح پر بھی آغاز کریں گے۔

جامعہ کراچی نے فضلائے مدارس کے لیے عصری تعلیم کے دروازے بند کردیے

درجہ عالمیہ کی سند کو ایم اے عربی و اسلامیات کے برابر تسلیم کیے جانے کے باوجود ڈگری جاری کرنے سے انکار، علماء کرام کی مذمت

کراچی (وقائع نگار خصوصی) جامعہ کراچی کی جانب سے فضلائے مدارس کے ساتھ معاندانہ رویہ، درجہ عالمیہ کی سند کو ایم اے عربی و اسلامیات کے برابر تسلیم کیے جانے کے باوجود مساوی ڈگری جاری کرنے سے انکار، فضلائے مدارس کے لیے عصری علوم کی تحصیل کے دروازے بند کرنے کی کوشش ہے۔ تفصیلات کے مطابق جامعہ کراچی نے بغیر کوئی معقول وجہ بیان کیے فضلائے وفاق المدارس العربیہ کو ایم اے عربی و اسلامیات کے مساوی ڈگری کا اجراء روک دیا ہے گزشتہ ایک ماہ سے ایکولنس فارم پر کرنے مبلغ 1000 روپے فیس جمع کرانے اور عالمیہ تک تمام تعلیمی اسناد جمع کرانے کے باوجود ڈگری جاری نہیں کی جارہی ہے۔ جامعہ کراچی کے بعض ذمّہ دار

ذرائع کے مطابق غیر اعلانیہ طور پر یہ اقدام کیا گیا ہے۔ علماء کرام نے اس اقدام کی شدید مذمت کی ہے اور اسے فضلائے مدارس کے لیے اعلیٰ عصری تعلیم کے دروازے جبراً بند کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ (بشکریہ اخبار المدارس)

اہانت رسول ﷺ پر احتجاج

جاوید چوہدری (معروف کالم نگار)

فرانس سویئر (France Soir) فرانس کا ایک مشہور اخبار ہے اس اخبار نے فروری کے پہلے ہفتے میں ڈنمارک کے اخبار "یولانڈ پوسٹن" کی گستاخی دہرائی تھی، اس گستاخی کے ردعمل میں جب فرانس کی مسلمان کمیونٹی نے احتجاج کیا تو فرانس سویئر نے خود کو لبرل، آزادی رائے کا چیمپئن اور سیکولر ثابت کرنے کے لیے (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاکے بھی شائع کر دیے۔ اخبار کا کہنا تھا اگر ہم اپنے نبی ﷺ کے خاکے چھاپ سکتے ہیں تو ہم کسی بھی مذہب، کسی بھی طبقے اور کسی بھی کمیونٹی کے پیغمبر کے کارٹون شائع کر سکتے ہیں، عیسائی کمیونٹی نے اخبار کی اس حرکت کو پسند نہ کیا چنانچہ یورپ میں اخبار کے خلاف احتجاج شروع ہو گیا، اس سلسلے میں سب سے دلچسپ احتجاج یوکرائن کے دارالحکومت کیف میں ہوا، یوکرائن میں طالب علموں کی ایک بہت بڑی تنظیم ہے، یہ تنظیم دائیں بازو کے خیالات کی حامل ہے اور اس کے ارکان چرچ اور بائبل کا دل سے احترام کرتے ہیں، اس تنظیم کے نوجوان بدھ 15 فروری کو کیف میں فرانسیسی سفارتخانے کے سامنے جمع ہوئے۔ ان لوگوں کے ہاتھوں میں فرانسیسی گاڑیوں کے ماڈل تھے، یہ بچوں کی کھلونا گاڑیاں تھیں، ایسی گاڑیاں ہمارے ملک میں بھی عام ملتی ہیں، یہ نوجوان سفارتخانے کے سامنے بیٹھے، انہوں نے یہ گاڑیاں قطار میں کھڑی کیں اور تمام کھلونا گاڑیوں کو آگ لگا دی، یہ گاڑیاں جتنی دیر جلتی رہیں یہ نوجوان نعرے لگاتے رہے، جب یہ گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں تو ان نوجوانوں نے ان کا ملبہ اُٹھایا، شاپنگ بیگ میں ڈالا اور یہ بیگ کچرے کی بالٹی میں ڈال کر واپس

چلے گئے، دنیا بھر کے خبر رساں اداروں اور ٹیلی ویژن چینلو نے یہ منظر دکھایا۔

میں نے یہ تصویر اور یہ خبر 16 فروری کو تھائی لینڈ کے ایک اخبار میں دیکھی تھی۔ ٹھیک اسی روز اسلام آباد اور لاہور میں بھی احتجاج تھا۔ میں نے ٹیلی ویژن کی اسکرین پر دیکھا بے شمار پاکستانی جوان مال روڈ کی دکانوں کے شیشے توڑ رہے ہیں، میرے سامنے نوجوانوں نے ڈنڈوں، ہاکیوں کے ذریعے کھڑکیاں، اشارے، سائن بورڈ اور گاڑیاں توڑ دیں، میرے سامنے نوجوانوں نے عمارتوں پر تیل چھڑکا، غریب پاکستانیوں کی گاڑیاں روکیں، ان کے فیول پائپ کھینچے اور انہیں آگ لگا دی۔ میں نے دیکھا نوجوان کانسٹیبل پر پتھر پھینک رہے ہیں اور اس کے جواب میں وہ ان پر آنسو گیس کے شیل چلا رہا ہے۔ میں نے دیکھا پاکستانی ہجوم دکانیں لوٹ رہا ہے، خواتین ہجوم میں پھنسی ہیں، وہ مدد کے لیے چیخ رہی ہیں، میں نے دیکھا بچے اپنے والدین کو تلاش کر رہے ہیں اور مائیں اپنے بچوں کو ڈھونڈ رہی ہیں۔ میں نے دیکھا نوجوان ایک غیر ملکی ریستوران کو توڑ کر برگر نکال رہے ہیں، کھا رہے ہیں، قہقہے لگا رہے ہیں، ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار رہے ہیں اور فضا میں ڈنڈے لہرا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا ہجوم نے قطار میں کھڑی موٹر سائیکلوں پر تیل چھڑکا، اس تیل پر دیا سلائی پھینک دی اور آن واحد میں 25,20 موٹر سائیکل جل کر راکھ ہوگئیں۔ یہ سارے موٹر سائیکل غریب پاکستانیوں کے تھے اور ان میں سے بے شمار غریبوں نے ابھی ان کی قسطیں ادا کرنا تھیں۔ میں نے دیکھا ہجوم اپنے ملک کی اسمبلی میں داخل ہوا اور اس نے عمارت کو آگ لگا دی۔ میں نے دیکھا ہجوم نے ویگنیں روکیں، ان میں سے سواریاں اُتاریں اور ویگنوں کو آگ لگا دی۔ میں نے دیکھا داتا صاحب چوک پر بچے والدین سے بچھڑ گئے اور مائیں غش کھا کر گرنے لگیں۔ میں نے دیکھا اسلام آباد کے اسکولوں اور کالجوں کے بچے ہاتھوں میں ڈنڈے لے کر ڈپلومیٹک انکلوژر کا گیٹ توڑ رہے ہیں، پولیس انہیں روک رہی ہے اور وہ پولیس پر پتھراؤ کر رہے ہیں۔ اس سے اگلے دن ٹیلی ویژن اسکرین نے میرے سامنے پشاور شہر رکھ دیا۔ پشاور کا پورا شہر اینٹوں، پتھروں اور لاٹھیوں سے اٹا پڑا تھا، لوگ لہولہان تھے، کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور انہوں

نے کندھوں پر زخمی اٹھا رکھے تھے۔ میں نے دیکھا ایک نوجوان سڑک پر پڑا ہے اور اس کی ران سے خون اور چربی بہہ رہی ہے، وہ ہڈی تک جل چکا تھا، ایک بزرگ کے سر سے خون کی لکیریں نکل رہی ہیں اور ان لکیروں نے اس کی سفید داڑھی سرخ کردی ہے۔ میں نے دیکھا ہجوم بسوں کے اڈے پر پہنچا اور اس نے بسوں کو آگ لگادی، ہر طرف دھواں، آگ اور چیخیں تھیں، پورا ملک آتشزدہ دکھائی دے رہا تھا۔ یہ کیا احتجاج ہے؟ میں نے اپنے آپ سے پوچھا۔ ہم لوگ دوسرں کا غصہ اپنے اوپر اتار رہے ہیں ہم لڑنے، احتجاج کرنے کے بجائے خودکشی کررہے ہیں۔ یہ منظر دیکھنے کے بعد ہمارا دشمن کیا سوچے گا؟ کیا وہ نہیں سوچے گا اس قوم کو نقصان پہنچانا کتنا آسان ہے۔ وہ اس قسم کی چند مزید گستاخیاں کرے اور ہم تیل کے ڈرم لے کر اپنے سارے شہر جلادیں، اپنی ساری گاڑیاں توڑ پھوڑ دیں، اپنی دکانوں، مکانوں اور بچوں کو آگ لگادیں۔ اپنے سروں میں ڈنڈے ماریں، اور ہمارا دشمن ہماری نعشوں پر کھڑا ہوکر قہقہے لگائے۔ میرا خیال ہے اس نے یہ مناظر دیکھ کر یہ ضرور سوچا ہوگا واہ کیا احتجاج ہے! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب سلمان رشدی نے گستاخی پر مبنی کتاب لکھی تھی تو اسلام آباد میں اس کے خلاف جلوس نکلا تھا۔ اس جلوس نے توڑ پھوڑ اور پتھراؤ شروع کردیا تھا۔ پولیس نے اس کے جواب میں فائرنگ اور شیلنگ کی تھی۔ ہنگامہ ختم ہوا تو پتہ چلا اس معرکے میں مدرسوں کے پانچ بچے شہید ہوگئے ہیں۔ وہ احتجاجی بچے فوت ہوگئے لیکن سلمان رشدی آج تک زندہ ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ وہ کیا احتجاج تھا؟ ہم نے اس احتجاج سے کیا حاصل کیا؟ ان جلوسوں اور جلسوں کا کیا نتیجہ نکلا؟ ہم نے پانچ والدین کو ان کے بچوں سے محروم کردیا، ہم اگر اس کے بدلے یورپ کے سفارتخانوں کے سامنے روز بھوک ہڑتال کرتے، ہم فرانسیسی، جرمن اور برطانوی دفتروں کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھ جاتے، ہم روز ان حکومتوں کو دس لاکھ خط لکھتے، ہم برطانیہ میں ایک بہت بڑا سیمینار کرتے اور اس سیمینار کے ذریعے برطانوی حکومت کو اپنا موقف سمجھاتے، ہم گوروں کو اپنے مذہب اور اپنی عقیدت کے بارے میں بتاتے اور ہم سلمان رشدی کو پناہ دینے والے ممالک سے تحریری احتجاج کرتے تو ہم اچھے نتائج حاصل

کر سکتے تھے، اس بار بھی یہی ہو رہا ہے۔ پولانڈ پوستن کی انتظامیہ، اس کا ایڈیٹر اور اس کے کارٹونسٹ بڑے مزے سے چھٹیاں گزار رہے ہیں لیکن ہم نے احتجاج کے ذریعے اپنے اسکول تک بند کرا دیے ہیں۔ حالت یہ ہے لوگ گاڑی لے کر سڑک پر نہیں نکلتے، انہیں خطرہ ہے کہیں وہ احتجاج میں نہ پھنس جائیں، کہیں وہ اپنی گاڑی سے محروم نہ ہو جائیں۔

پوری دنیا میں احتجاج ہوتے ہیں لیکن لوگ اپنے آپ کو نہیں جلاتے۔ 2003ء میں اتحادیوں نے عراق پر حملہ کیا تھا تو اس وقت یورپ اور امریکہ کی تاریخ کے بڑے بڑے جلوس نکلے۔ ایک ایک دن میں پچیس پچیس لاکھ لوگ سڑکوں پر آگئے تھے لیکن ان شہروں میں ایک شیشہ تک نہیں ٹوٹا، کسی سڑک پر ایک اینٹ، ایک کاغذ اور ایک چھلکا نہیں گرا۔ اس کے برعکس آپ اپنے احتجاج کا جائزہ لے لیں۔ ایک ہفتہ گزرنے کے بعد بھی ہوا میں ٹائر جلنے کی بو باقی ہے۔ ہماری سڑک پر پتھر، لاٹھیاں اور خون کے چھینٹے پڑے ہیں۔ ہم غصے میں اتنے اندھے ہو گئے تھے ہم نے ایک کمپنی کی بسیں جلا دیں۔ ہم نے یہ تک نہ سوچا کوریا دنیا کا واحد غیر مسلم ملک تھا جس نے اس مسئلے میں مسلمانوں کی حمایت کی تھی۔ مجھے کل سے ایک پرانا ڈرامہ یاد آ رہا ہے۔ اس ڈرامے کا ایک کردار ہر بات پر کہتا تھا ”تم کون لوگ ہو یار“ میں بھی جب یہ احتجاج دیکھتا ہوں تو میرا دل کرتا ہے میں بھی اپنے پاکستانی بھائیوں کو روکوں اور انہیں روک کر پوچھوں ”تم کون لوگ ہو یار“ تم لوگ احتجاج کرتے ہوئے یہ تک بھول جاتے ہو تم اپنے ہی منہ پر تھپڑ مار رہے ہو، تم اپنے ہی اوپر پٹرول چھڑک رہے ہو، تم اپنے ہی مکان کو آگ لگا رہے ہو، تم خود ہی نقصان پہنچا رہے ہو، تم کون لوگ ہو یار، بھائی احتجاج کرو اپنے آپ کو آگ نہ لگاؤ۔“ (بشکریہ جنگ کراچی)

گستاخانِ رسول ﷺ کے خلاف احتجاج کا حق صرف اہلسنت وجماعت کو ہے

پروفیسر سعید اسعد اور ابوالخیر زبیری کی نوک جھونک

کراچی(اسٹاف رپورٹر مرکزی جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام ہفتہ اور اتوار کو منعقدہ لبیک یا رسول اللہ ﷺ کانفرنس کے دوران علامہ پروفیسر سیّد سعید اسعد نور ایم ایم اے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ گستاخانِ رسول ﷺ کے خلاف احتجاج کا حق صرف اہلسنت وجماعت کو ہے۔ انہوں نے اس موقع پر صاحب ابوالخیر زبیری پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ انہوں نے صرف ووٹ کی خاطر ایم ایم اے سے اتحاد کیا ہے۔ جس کے جواب میں صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے کہا ایم ایم اے سے اتحاد علامہ شاہ احمد نورانی نے کیا تھا اور ہم ان کے مشن کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں جب کہ آپ پروفیسر سیّد سعید نے فاروق لغاری کی پارٹی میں شمولیت اختیار کی تھی وہ کتنے بڑے اہلسنت کے علمبردار ہیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۱۳۔۳۔۲۰۰۶ء)

شیخ احمد دیداتؒ عیسائیت کے حملوں کا دفاع کرنے والا مجاہد

شیخ احمد دیداتؒ نے نصف صدی تک عیسائی مشنریوں کی ہرزہ سرائی کا مقابلہ کیا، بلاشبہ وہ دورِ حاضر میں اسلام کے دفاع کا سب سے بڑا مجاہد تھا۔ وہ مسلمانوں میں بائبل کا سب سے زیادہ جاننے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی حافظے سے نوازا تھا وہ اپنی ان تھک محنت سے بائبل کے متعلق اقتباسات اس طرح پڑھتے تھے جس طرح مسلمان حفاظ قرآن پڑھتے ہیں، انگریزی زبان میں ان کی خطابت بے مثال تھی، میں نے ان کے جلسوں میں عیسائیوں کو مبہوت بیٹھے دیکھا ہے، واقعۃً وہ خدمت اسلام کے سلسلے میں اللہ کا خصوصی عطیہ تھے۔

برطانیہ میں قیام کے دوران میں مجھے ان سے ملنے اور تبادلہ خیال کرنے کا شرف حاصل ہوا، وہ ہمارے کرم فرما شمشاد محمد خان سیکرٹری آئی پی سی آئی Propagation Center International کی دعوت پر برطانیہ تشریف لائے اور مختلف شہروں میں اسلام اور عیسائیت

کے موضوع پر خطابات فرمائے۔ برمنگھم میں فلسطینی امریکی عیسائی پادری شوروش سے ان کا مباحثہ ہوا۔ ان کا خصوصی موضوع بائبل کی الہامی حیثیت تھا۔ بائبل کی عریاں نگاری کو بیان کرتے ہوئے وہ بڑے بڑے پادریوں کو مبہوت کر دیتے تھے۔ ان کی دو خوبیاں ایسی تھی جو میں نے کسی داعی میں نہیں دیکھیں، ایک تو وہ قادر الکلام خطیب تھے۔ انگریزی زبان پر عبور اور قدرت اظہار اس طرح تھا جیسے انگریزی ان کی مادری زبان ہے حالانکہ وہ ہندوستانی گجرات سے تعلق رکھتے تھے اور نو دس برس کی عمر میں جنوبی افریقہ گئے تھے۔ خداداد صلاحیت اور غیر معمولی محنت سے انہوں۔ نے انگریزی زبان کے بے مثال خطیب کی شہرت حاصل کی۔ دوسرے ان کی جرات اور عدم مداہنت کا طرز عمل تھا۔

مغربی تعلیم نے مسلمان پڑھے لکھے لوگوں کو اسلام کے بارے میں معذرت خواہانہ رویئے اور مداہنت کے طرز عمل اپنانے پر مجبور کیا ہے۔ گویا مسلمان ہونا ایک کمزوری اور مجبوری ہے، اگر ضرورت پڑے تو اسے چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ عیسائیوں کی خوشامد اور گوری چمڑی والوں کی خدمت اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ شیخ دیدات کمال جرأت سے اپنے مخاطبین کو اس طرز عمل پر ٹوکتے، عیسائیت اور مغربیت پر جاندار تنقید و تبصرہ کرتے اور مسلمان ہونے پر فخر کا اظہار کرتے۔ ان کے ساتھ سفر کرنے اور کچھ وقت گزارنے سے تجربہ ہوا کہ ان کی ذات سے مسلمان ہونے پر بے پناہ اعتماد ہر لحہ پھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ عیسائیوں پر طنز و تعریض کرنے کے انداز سے بعض لوگ جھینپتے تھے لیکن ان میں کوئی کمزوری نہیں دکھائی دیتی تھی۔ ان کی اسی جرأت کی وجہ سے بعض ممالک نے ان کا داخلہ بند کر دیا تھا۔ مثلاً نائجیریا کے مسلمانوں نے انہیں بلایا لیکن بین الاقوامی عیسائیت کے دباؤ پر نائجیریا کی حکومت نے انہیں ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ عیسائی مشنری ہر جگہ دندناتے پھرتے ہیں انہیں مسلمان حکومتوں کی تائید حاصل ہوتی ہے لیکن اسلام کے اس داعی کو داخلے کی اجازت نہ ملی۔

مذاہب عالم میں عیسائیت اسلام کی سب سے بڑی حریف ہے۔ آغاز اسلام سے اب تک اس نے مسلسل مخالفت اور بغض و عناد کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام کے خلاف سب سے زیادہ ہرزہ سرائی اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ عیسائی پادریوں اور عالموں نے کیا

ہے۔عیسائیت چونکہ مغربی استعمار کی لونڈی کی حیثیت سے استعماریوں کے ساتھ ساتھ چلی ہے اس لئے اس نے استعمار کی خدمت میں مسلمانوں کے خلاف محاذ میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔اس کے نام نہاد دانشوروں، تاریخ نویسوں، معاشرتی علوم کے ماہروں اور متعصب پادریوں تک سب نے اسلام، پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ قائم رکھا ہے۔کلیسا چونکہ منظم ادارہ ہے اور مغربی ریاستوں میں اسے اثر ورسوخ حاصل ہے اس لئے عالم اسلام کے خلاف استعماری عزائم کی تکمیل میں عیسائیت کا بنیادی کردار ہے۔کلیسا نے اسلام کے خلاف جو منظم مہم چلائی ہے مغرب کے سیاسی رہنمائی اور حکمران اس کے زیر اثر ہیں بلکہ عالم اسلام کو مغلوب کرنے اور اس کے وسائل کو لوٹنے کے عمل میں عیسائی مذہبیت کا اہم کردار ہے۔بدقسمتی سے اسلام کو کوئی ایسی تائید حاصل نہیں ہے بلکہ ان کی مقتدر قوتیں بالعموم اسلام کے خلاف وعدہ معاف گواہ بن کر عیسائی دنیا کے ساتھ کھڑی ہیں۔ان قوتوں کی دوں ہمتی، بے بصیرتی اور بزدلی کی وجہ سے عیسائی استعمار کو عالم اسلام میں خونیں پنجے گاڑنے کا موقع ملا ہے۔کفر کی جارحیت اور اسلام کی بے بسی کے اس منظر میں مشیت ایزدی نے امت مسلمہ کو وقتاً فوقتاً ایسے مجاہد افراد مہیا کئے جو بلاخوف لومۃ لائم عظمت اسلام کے گیت گاتے رہے اور غلبہ اسلام کی آرزو سے جیتے رہے۔ایسے ہی داعیان اسلام میں ایک بڑا نام شیخ احمد دیدات ؒ کا ہے۔

جنوبی افریقہ ایک نسل پرست متعصب عیسائی ملک تھا جس میں مسلمانوں کی حیثیت مہاجرین کی تھی۔حکمران گوری نسل کے لوگوں نے افریقیوں کو خوف اور لالچ کے ذریعہ سے عیسائی بنالیا تھا جب کہ گوروں، کالوں اور ہندوستانی ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمان ایک محدود اقلیت تھے جنہیں اپنے تشخص کی حفاظت کا مسئلہ درپیش تھا۔قدرت نے انہیں نسل پرستانہ آئیڈیالوجی کے نفاذ کی وجہ سے تحفظ فراہم کیا۔سرکاری انتظام کے تحت، گورے، کالے اور رنگدار الگ الگ علاقوں میں محدود کردیئے گئے۔ان کے اسکول وکالج اور یونیورسٹیاں بھی الگ رکھی گئیں۔یوں مسلمانوں کو اگرچہ ہندوؤں کے ساتھ نتھی کردیا گیا تاہم انہیں اپنے تشخص کی حفاظت میں کوئی دقت نہیں پیش آئی۔ہندو بھی پرستانہ نظریہ کی وجہ سے مسلمانوں سے امتیاز برتتے تھے۔اس پس منظر میں ایک شخص اپنی ذاتی محنت اور دین سے محبت کی وجہ سے مبلغ اسلام اور مناظر اسلام بن گیا۔

عیسائیت نے استعمار کے سائے میں جب مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا پروگرام بنایا تو اس نے دو محاذوں پر کام کیا ایک تعلیمی محاذ اور دوسرا مناظرے اور تبدیلی مذہب کا پچھلی دو صدیوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ عیسائیت نے اپنے اہداف میں کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ عالم عرب میں چونکہ مشرقی عیسائیوں کی کمیونٹی موجود تھی اس لئے مغربی عیسائیت کی زیادہ کوشش مشرقی عیسائیوں کو کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ بنانے پر مرکوز ہیں۔ اکادکا مسلمان بھی مرتد ہوئے لیکن مسلمانوں میں بحیثیت مجموعی بہت کم مذہبی ارتداد وقوع پذیر ہوا۔ البتہ افریقہ میں عیسائیت کو کچھ کامیابی حاصل ہوئی اگر چہ اس کا ذریعہ بھی تعلیمی ادارے تھے یا غربت وفقر عیسائی مشنریوں نے اسلام کے خلاف جو مہم چلائی اس کا سب سے موثر جواب اس کو برصغیر میں ملا۔ برصغیر میں انگریزوں نے مسلم ہندوستان پر سازشوں کے ذریعہ سے قبضہ کیا تھا۔ مسلم حکمرانوں کی نالائقی اور بے تدبیری سے انگریز غالب آگئے تھے۔ انہوں نے مسلمان اشرافیہ اور مذہبی قیادت کو ختم کرنے کا سلسلہ شروع کیا تو مزاحمتی قوت منتشر ہوگئی۔ ایسے میں پادریوں نے مسلمانوں میں تبدیلی مذہب کی مہم جوئی کی، عیسائیت کی حقانیت اور اسلام کے ابطال پر لٹریچر تقسیم کرنا اور مسلمانوں کو چیلنج دینا شروع کیا۔ قدرت نے مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی صورت میں ایک مناظر اسلام عطا کیا۔ انہوں نے پادری فنڈر کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا اور عیسائیت کے تضادات اور عقیدہ تثلیث و کفار کے ابطال پر دلائل کا انبار لگا دیا۔ وہ برطانوی ہندوستان سے بھاگ کر استنبول چلا گیا اور علماء کو چیلنج کیا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کو استنبول طلب کیا گیا اور فنڈر یہ خبر سنتے ہی پھر بھاگ کھڑا ہوا۔ جلد ہی مشنریوں کو احساس ہو گیا کہ وہ مناظروں میں نہیں جیت سکتے لہٰذا انہوں نے ساری توجہ تعلیمی نظام پر صرف کر دی۔ مسلمانوں کے نظام تعلیم کو ختم کر دیا گیا۔ انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا گیا۔ تمام ملازمتیں صرف ان لوگوں کے لئے وقف کر دی گئیں جو انگریزی نظام تعلیم سے فارغ ہوں گے۔ اور اس نظام تعلیم میں مغربی فکر، مغربی فلسفہ اور مغربی آداب واطوار کو آہستہ آہستہ سمویا گیا تاکہ مسلمانوں کی ایسی نسلیں تیار ہوں جو بظاہر مسلمان ہوں لیکن بباطن نامسلمان، اس میں یقیناً انہیں کامیابی ہوئی۔ مذہبی ارتداد میں ناکامی کے بعد فکری ارتداد کے حصول پر وہ قدرے مطمئن ہیں۔ اقبال نے ٹھیک کہا تھا

تجھ کو کالج کا جواں زندہ نظر آتا ہے
مردہ ہے، مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس

اگر جائزہ لیا جائے تو واضح ہوگا کہ عالم اسلام کے مقتدر طبقات کا تعلق اسی نظام تعلیم اور انہی مشنری اداروں سے ہے۔ یہ لوگ بظاہر مسلمان ہیں لیکن اندر سے کیا ہیں؟ واللہ اعلم۔

برصغیر کے مسلمان اہل دین نے اپنے نظام تعلیم کو اپنی تاریخ اور اپنی روایات سے جوڑے رکھنے کا عزم کیا اور مدارس کے قیام کا فیصلہ کیا۔ ان مدارس نے نہ صرف مسلمان معاشرے کو امام، خطیب، مفتی اور محققین علماء دیئے بلکہ استعمار کے خلاف مزاحمتی تحریک میں قیادت بھی فراہم کی۔ بدقسمتی سے موجودہ استعمار انہیں ختم کرنے کے درپے ہے کیونکہ الحمد یہی مدارس فکری ارتداد کا موثر جواب ہیں۔

اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلم معاشرے نے عیسائی حملوں کا دفاع دونوں محاذوں پر کیا۔ مناظرے کے میدان میں بھی اور تعلیم کے میدان میں بھی۔ شیخ احمد دیدات ہماری مناظرانہ روایت کا تسلسل تھے۔ وہ جنوبی افریقہ میں جس دکان پر کام کرتے تھے اس کے قریب عیسائیوں کا ایک مدرسہ (Seminory) تھا جس میں پادری تیار ہوتے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عیسائیوں کا مدرسہ انتہا پسندی نہیں مسلمانوں کا مدرسہ انتہا پسندی ہے۔ حالانکہ عیسائی پادریوں کو یہ پڑھایا جاتا ہے کہ صرف عیسائیت سچا مذہب ہے باقی تمام مذاہب غلط اور باطل ہیں۔ اس طرح انہیں لوگوں کو عیسائی بنانے کی تربیت دی جاتی ہے۔ عیسائیوں کے ایسے مدرسے پاکستان میں بھی ہیں۔ شیخ احمد دیدات کی دکان پر یہ زیر تربیت پادری آتے اور ان سے اسلام کے بارے میں بحث کرتے، اس طرح چھ جماعت پڑھا ایک نیم خواندہ شخص عیسائیت کے حملے کی زد میں تھا۔ قدرت نے اسے یہ جذبہ بخشا کہ وہ عیسائیوں کا مقابلہ کرے گا۔ وہ معلومات کی تلاش میں تھے کہ انہیں اپنے ہم وطن مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب اظہار الحق ہاتھ آ گئی۔ یہ نکتہ آغاز ہے اس جدوجہد کا جس نے نصف صدی تک عیسائی پادریوں کو مضطرب رکھا۔ انہوں نے بائبل کا مطالعہ کیا اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مہیا کردہ دلائل کو اپنی زبان میں اور اپنے اسلوب میں بیان کرنا شروع کیا۔ پھر یہ ہوا کہ آگے پادری اور پیچھے شیخ احمد دیدات، شیخ نے ابتدائی طور پر اپنی سرگرمیوں کا آغاز اپنے شہر ڈربن سے کیا۔ انہوں نے ابتداء میں عیسائی پادریوں

کو مناظرے کی دعوت دی اور کامیابی سے اسلام کا دفاع کیا پھر مسلم کمیونٹی کو آگاہ کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ وہ ڈربن کی مسجد میں اپنے لوگوں سے بات کرتے انہیں اسلام اور عیسائیت کے تقابلی جائزے سے آگاہ کرتے۔ آہستہ آہستہ انہوں نے **Islamic Propagation Center International** کے نام سے ادارہ قائم کیا اور لیکچرز، تربیتی پروگرام، آڈیو ویڈیو سنٹر اور کتابچوں کی اشاعت کے منظم پروگرام کا آغاز کیا۔

جنوبی افریقہ میں وہ ایک مسلمان مناظر کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ مسلمانوں میں اسلام کے بارے میں غیرت مندانہ اور جرأت مندانہ جذبہ پیدا کرنے میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔ جنوبی افریقہ میں ہونے والے مباحثوں، لیکچروں اور گفتگوؤں پر مشتمل ان کی ویڈیو کیسٹس انگریزی بولنے والے مسلمانوں میں مقبول ہونے لگیں تو بین الاقوامی مشنری تنظیموں نے خطرہ محسوس کیا اور کوشش کی کہ اس کو روکا جائے چنانچہ ان کے خلاف مختلف حربے استعمال کئے گئے، اوّلین طور پر اپنے مشہور پادریوں کے ذریعے سے مباحثے کے چیلنج دیئے گئے جسے شیخ نے قبول کیا اور پادری صاحبان کو شکست دی۔ ان کا وہ مباحثہ جو امریکی پادری جمی سواگٹ سے ہوا اس نے واقعی اسلام کے معرکہ کی صورت اختیار کی۔ بائبل کی عریاں نگاری کے اقتباسات پڑھنے کے لئے جب سواگٹ کو کہا گیا اور اسے مجبوراً وہ عبارت پڑھنا پڑھی تو مجلس میں بیٹھے تمام عیسائیوں کے منہ لٹک گئے۔ انہوں نے جن موضوعات پر مباحثے کئے یا لیکچر دیئے وہ اب کیسٹس اور کتابچوں کی صورت میں موجود ہیں:

(1) **Crucifixion or Crusifiction**
(2) **Is Jesus God**
(3) **Is the Bible Word of God**

ان کا مجموعہ **The Choice** کے عنوان سے کتابی صورت میں چھپ گیا ہے۔

برمنگھم میں انیس شوروش سے جو مباحثہ ہوا اس میں حاضری کا شرف مجھے بھی حاصل ہوا۔ شیخ نے بائبل کے بارے میں خطاب کیا اور جواب میں شوروش نے قرآن پر وہ اعتراضات دہرائے جو مستشرقین عرصہ دراز سے کرتے چلے آرہے ہیں، دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تمام

اعتراضات علمی خیانتوں پر مبنی ہیں جب کہ بائبل پر اعتراضات واضح اور مبرہن ہیں۔ شوروش نے اپنے جواب میں بائبل کی عریاں نگاری اور تضادات کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ یہ شوروش وہی شخص ہے جس نے یہودیوں کے ساتھ مل کر ایک نیا قرآن ''الفرقان الحق'' کے نام سے شائع کیا ہے جس کے ذریعے سے قرآن میں تحریف کی گئی ہے۔ شیخ دیدات کی ویڈیو کیسٹس لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

شیخ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کی نوجوان نسل کو وقار اور اعتماد دیا ہے۔ مغرب میں رہنے والے مسلمان نوجوانوں میں اپنے مذہب پر یقین بڑھا ہے اور وہ کفر کے مقابلے میں کھڑے ہونے سے نہیں ڈرتے۔ مسلمانوں کی بڑی نسلیں منافقت اور مداہنت پر پلی بڑھی ہیں۔ وہ مالی مفادات اور ذاتی فائدوں کے لئے مصلحتوں کا شکار اور مسلک گوسفندی پر عمل پیرا ہیں لیکن نوجوان نسل نے مصلحت کیشی کو ترک کر کے اسلام کو قبول کیا ہے۔ رشدی نے جب رسوائے زمانہ کتاب لکھی تو برطانیہ کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے نوجوان طلبہ ہی احتجاجی جلسوں اور جلوسوں میں پیش پیش تھے۔ انگریزی بولنے والے ملکوں میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے شیخ احمد دیداتؒ روشنی کا مینار اور ان کی آرزوؤں کا مرکز تھے۔ ۱۹۸۶ء میں شاہ فیصل ایوارڈ ملا تو ان کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ لیکن اس سے ان کی مشکلات میں بھی اضافہ ہوا۔ ان کی دعوتی سرگرمیوں کے مرکز میں اختلافات شروع ہوئے جو عدالتوں تک پہنچے اور پھر شکستہ خاطر دیدات کو مرکز سے الگ ہونا پڑا۔

مسلمانوں نے محسن کشی کی روایت کو برقرار رکھا اور بالآخر یہ مرکز اب تک ایک اور انتظامیہ کے زیر انتظام ہے لیکن شیخ دیدات والی بات کہاں۔ وہ گذشتہ نو سال سے فالج میں مبتلا تھے۔ وہ سن سکتے تھے اور ذہنی طور پر فعال تھے لیکن بول نہیں سکتے تھے اور اعضاء میں حرکت بھی نہ تھی۔ انہوں نے آنکھوں کے اشارے سے ایک زبان تیار کر لی تھی جس سے وہ جواب دیتے تھے۔ ان کا بیٹا آنکھ جھپکنے کی تعداد سے حرف ترتیب دیتا تھا۔ جنوبی افریقہ میں دعوۃ اکیڈمی کے ایک پروگرام کے سلسلے میں جانا ہوا تو ان کے گھر حاضری کا موقع ملا۔ جب راقم الحروف نے اپنا

تعارف کراتے ہوئے شمشاد محمد خان اور برمنگھم مرکزی جامع مسجد کا ذکر کیا اوران کے لیکچر اور مباحثہ کی بات کی تو شیخ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہہ نکلا۔ وہ بڑی دیر تک شفقت بھری نظروں سے مجھے دیکھتے رہے اور اظہار تشکر کرتے رہے۔ دفاع اسلام کا بہادر سپاہی، اسلام اور عیسائیت کا بے مثل مناظر، عظمت اسلام کا عظیم داعی اور غیر اسلامی کا مجسم نمونہ بالآخر موت کے ہاتھ مغلوب ہوا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

شیخ احمد دیدات کی موت سے اسلوب دعوت کی ایک روایت ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اوران کی لغزشوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ دعوۃ اکیڈمی دعوت کے میدان میں کام کرنے والے تمام کارکنوں سے اظہارِ تعزیت کرتی ہے کیونکہ وہ اس میدان کے ایک عظیم رہنما سے محروم ہوگئے ہیں۔ (بشکریہ ماہنامہ دعوہ اسلام آباد)

اساتذہ کرام بالخصوص

عہدیداران، اراکین وممبران سے خصوصی درخواست

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے ہماری خواہش ہے انجمن کے آئین کے مطابق زیادہ سے زیادہ سیمینارز، کانفرنسیں اور ورکشاپ منعقد کریں لیکن محدود وسائل کے سبب اس پر عمل کرنا دشوار ہوتا ہے۔

بعض اساتذہ کی رائے تھی کہ یہ اخراجات اساتذہ کرام اپنی تنخواہوں سے ادا کریں۔

لہٰذا ہم تمام اساتذہ سے درخواست کرتے ہیں وہ دام درم سخنے صوبائی وقومی سیرت کانفرنس کے لیے فوری تعاون سے آگاہ فرمائیں تاکہ پروگرام کی تفصیلات کا جلد سے جلد اعلان کیا جاسکے۔

میں ان اساتذہ کا انتہائی شکر گذار ہوں جنہوں نے اب تک تعاون فرمایا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

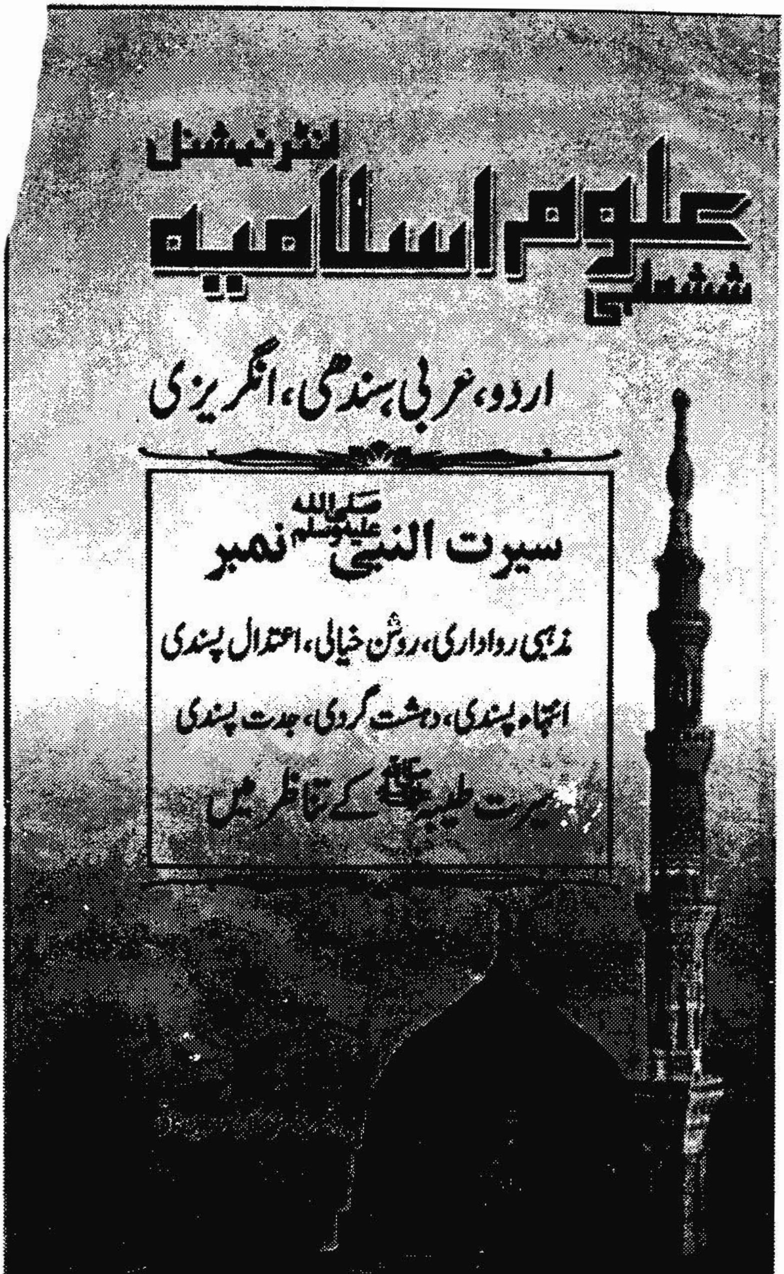
انٹرنیشنل
علوم اسلامیہ
ششماہی
اردو، عربی، سندھی، انگریزی
سیرت النبی ﷺ نمبر
مذہبی رواداری، روشن خیالی، اعتدال پسندی
انتہا پسندی، دہشت گردی، جدت پسندی
سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں

گوشۂ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل

رسالہ پر نقد و نظر / روداد و تاثرات

مرتب: پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم

فہرست مضامین شمارہ نمبر ۱ جلد ۱۔ فروری تا جولائی ۲۰۰۵ (سیرت النبی ﷺ نمبر)

۱ نعت (صلاۃ وسلام) ۱

۲۔ فہرست ۵

۳۔ پیغامات ۷

۴۔ اداریہ (عہد حاضر اور ہم) ۱۵
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

گوشۂ اردو:

۵۔ دہشت گرد فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار کون؟ ۲۱
مولانا محمد اسعد تھانوی

۶۔ عہد حاضر میں انتہاء پسندی کا رجحان اور اسکا خاتمہ تعلیمات نبوی کی روشنی میں ۴۷
پروفیسر قاری بدر الدین

۷۔ روشن خیال، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل وضرورت ۶۹
مولانا سعید احمد صدیقی

۸۔ روشن خیالی و اعتدال پسندی تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ۱۱۱
پروفیسر نسرین وسیم

۹۔ مذہبی انتہاء پسندی کا جائزہ، سیرت طیبہ ﷺ کے آئینہ میں ۱۵۷
پروفیسر سید شعیب اختر
۱۰۔ آپ ﷺ کا عطا کردہ روشن خیال اور اعتدال پسند معاشرہ ۱۷۹
پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا
۱۱۔ خلفاء راشدین کی مذہبی رواداری ۲۳۵
بشریٰ بیگ
۱۲۔ مغربی رواداری اور عراقی قیدی ۲۵۱
حافظ زاہد محمود
۱۳۔ پہلی سیرت انسائیکلوپیڈیا، سعودی عرب کی عظیم خدمت ۲۵۷
مفتی محمد نعیم
۱۴۔ گوشۂ تعارف وتبصرۂ کتب، ۲۶۴
۱۵۔ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی مختصر تاریخ ۲۷۱
پروفیسر سرور حسین خان
۱۶۔ ریسرچ اسکالر سے درخواست، ۲۷۷
۱۷۔ گوشۂ علمی و تعلیمی خبریں ۲۸۴
۱۸۔ سیمینار (اصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری، اہداف وطریقہ کار) ۲۸۹
پروفیسر عبدالحفیظ

گوشۂ عربی

۱۹۔ حُریة الإیمان والدین بین المذاهب و الحضارات والحلم الاسلامی ۲۹۱
الاساتذ الدکتور صلاح الدین ثانی
۲۰۔ الافراط والتفریط فی ضوء سیرة النبویة ﷺ، ۲۳۵
الاستاذ مولانا محمد عمّار خان

گوشۂ سندھی

۲۱۔ محسن انسانيت جي مذهبي رواداري ۳۴۷

صبغت الله مهيسر

۲۲۔ اسلام رواداري جو علمبردار ۳۵۷

عبدالقادر چاچڙ

۲۳۔ تعارف جامعہ بنوریہ ۳۷۵

گوشۂ انگلش

24. God's Trust To Man & Prophet'sRole to its Fulfillment 1
A. K M. Moslem Ali
25. Islam, Enlightening The World 11
Professor Dr. Farhat Azim
26. Tolerance and Terrorism In the light of Holy Profit (P.B.U.H.)
19
Ghulam Abbass Jhatial.
27. Need To Eliminate the Tendency of Religious Extremism 33
Muhammad Bilal.

❀❀❀

فہرست مضامین شمارہ نمبر ۲ جلد ۱۔ اگست ۲۰۰۵ء تا جنوری ۲۰۰۶ء (تعلیم و تحقیق نمبر)

۱ نعت (صلاۃ وسلام) ۱

۲۔ نغمہ پاکستان ۲

۳۔ فہرست مضامین ۷

۳۔ ریسرچ اسکالر سے درخواست ۱۱

۴۔ اداریہ (عہد حاضر اور ہم) ۱۹

گوشۂ اردو :

☆ اسلامی اصول تحقیق — پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان ۲۷

☆ مخطوطات کی تحقیق وایڈیٹنگ کے بنیادی اصول — پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد ۳۳

☆ موضوع کے انتخاب سے تھیسس کی تدوین تک (بنیادی اصول وطریقہ کار)	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	۶۱
☆ نصابی کتب کی تالیف کے اہداف وطریقہ کار	پروفیسر سرور حسین خان	۷۹
☆ عصر حاضر میں دینی مدارس کے طریقہ تحقیق وتالیف کا تجزیاتی مطالعہ	مولانا عمار زاہد الراشدی	۹۱
☆ کالم نگاری اہداف وطریقہ کار	مولانا ابن الحسن عباسی	۹۹
☆ تبصرہ نگاری کے اصول	مبصر الفاروق	۱۰۳
☆ پروف ریڈنگ کے اصول بالخصوص قرآن کریم کے حوالے سے	پروفیسر ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین	۱۰۹
☆ فن تحقیق پر رہنما کتابیں	پروفیسر مفتی محمد عمار	۱۱۳
☆ اہم اسلامی ویب سائٹس کا مختصر	پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم	۱۱۷
☆ قلم، صاحب قلم اور صاحب منصب فکر غزالی کے تناظر میں	مسز بشریٰ بیگ	۱۲۵
☆ لیکچر اور گفتگو کا فن	میجر محمد جمشید خانزادہ	۱۳۳
☆ تصنیف وتالیف کے لئے مناسب عمر	حافظ محمد قاسم	۱۳۸
☆ اساتذہ کرام کے لئے رہنما اصول	بریگیڈیئر ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن	۱۳۹
☆ دینی کتابوں سے استفادہ کے شرعی احکام،	مفتی محمد نصر اللہ	۱۵۷
☆ اسلام کا تصور تعلیم	پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ	۱۶۳
☆ تعلیم وتربیت کے سنہری اصول	پروفیسر ڈاکٹر ایچ رشید احمد قاضی	۱۷۹
☆ برصغیر کے دینی مدارس کی عظیم دینی خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی	۱۹۱
☆ علوم اسلامیہ وعلم حدیث کے لئے خواتین کی خدمات	پروفیسر بدر الدین	۲۰۷
☆ قرآن کی روشنی میں حسد کا نفسیاتی علاج	پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی	۲۲۱
☆ امریکی تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کے ساتھ عدم رواداری (طریقہ واردات)	بشارہ رومانی	۲۳۱
☆ رسول کریم ﷺ کا مکی دور	پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین	۲۳۵
☆ بیرون ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کے	انتخاب: پروفیسر نسرین وسیم	۲۴۱

خواہش مندوں کے لئے رہنما اصول (انتخاب)
☆ مشرق ومغرب کے طرز تعلیم ونتائج کا تقابلی مطالعہ — ریاض الدین احمد — ۲۵۱
☆ تحریک پاکستان صحافتی محاذ پر — پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر — ۲۵۹
☆ سندھ میں زراعت، ہاری اور خواتین کے مسائل — پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال — ۲۸۳
☆ حج تجاویز برائے وفاقی وزارت مذہبی امور — مولانا سعید احمد/ پروفیسر سعید الرحمٰن — ۲۸۷
☆ باہمی تعلقات توڑ لینے والے حضرات — پروفیسر عبد الحفیظ — ۲۹۳

گوشہ: تعارف و تبصرہ کتب — ۲۹۵

گوشہ: علمی و تعلیمی خبریں — ۳۰۲تا۳۱۵

☆ بہترین استاذ کو ایوارڈ دینے کا منصوبہ ☆ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلے
☆ دینی مدارس کی آزادی ☆ لندن بم دھماکے اور دینی مدارس کا موقف
☆ جامعہ کراچی میں جعل سازی ☆ امریکہ کی امداد کی اپیل
☆ چیف سیکریٹری کے خوش آئند عزائم ☆ علم وقلم کی برکتیں

گوشہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل — ۳۱۶

☆ رسالہ پر نقد ونظر/ روداد وتاثرات — ۳۱۶
☆ فہرست مضامین سیرت نمبر (فروری تا جولائی ۲۰۰۵ء) — ۳۱۶
☆ تبصرے — ۳۱۸

گوشہ: انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی — ۳۲۶

☆ انجمن اساتذہ کی تاریخ — پروفیسر سرور حسین خان — ۳۲۶
☆ انتخابات 2004-05 — پروفیسر شائستہ سلطانہ — ۳۲۸
☆ سیمینار ۱۵ر جنوری ۲۰۰۵ء — پروفیسر عبد الحفیظ — ۳۳۰
☆ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس — پروفیسر ثریا قمر، پروفیسر محمد بلال — ۳۳۱
☆ فہرست ایوارڈ یافتگان ۲۰۰۵ء — ۳۳۴
☆ کانفرنس میں پیش کردہ مقالات — ۳۳۶
☆ انتخابات 2005-06 — پروفیسر ریاض الدین ربانی — ۳۴۴
☆ تربیتی نشست ۳۰ر اگست ۲۰۰۵ء — پروفیسر تسنیم کوثر/ پروفیسر نصرت جہاں — ۳۴۶
☆ اعلان کردہ کمیٹیوں کی تفصیل — ۳۴۸

گوشۂ عربی ۳۵۳

☆ من هو اهل البيت النبى ﷺ مفتی محمد نعیم ۳۵۳

☆ عمليات الارهابية بمدينة كراتشى و العمليات العسكرية فى وانا دکتور سید صلاح الدین احمد ۳۵۹

گوشۂ سندھی ۳۶۵

☆ ڪتب خانو جي مختر تاريخ ۽ اهميت ڊاڪٽر عبدالوحيد انڊڙ ۳۶۵

☆ استاذ العلامه محمد هدايت الله الآريجوي ڊاڪٽر محمد ادريس آزاد ۳۷۷

☆ مدينو پاڪ (پهرين اسلامي رياست) ڊاڪٽر محمد اشرف سمون ۳۸۹

☆ حضرت آدم ۽ بي بي حوا ڊاڪٽر عبد القادر چاچڙ ۳۹۵

گوشۂ انگلش

1. A Comparative Note On Status Of Women In Bible & Quran 5
By Khalid M. Ishaque Advocate
2. Machine-Slaughtering and Tasmiyah 9
By Dr. Sheikh Shabbir Ahmed
3. ENGLISH AS A SINGULARLY IMPORTANT LANGUAGE 17
By: Prof. A.K. Shams
4. God's Trust To Man & Prophet's Role to its Fulfilment 21
A.K.M. Moslem Ali
5. Our Prophet (PBUH) in view of Non-Muslims 33
Jamshed Iqbal
6. Fake and Genuine Islamic Websites 36
Researched By Jamished Iqbal

سید محمود میاں صاحب مدیر ماہنامہ انوار مدینہ ج/۱۴، ش/۳، مارچ ۲۰۰۶ء

پیش نظر کتاب ششماہی رسالہ ”علوم اسلامیہ“ کا سیرت النبی ﷺ نمبر ہے، اس نمبر میں مختلف مضامین سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں دیئے گئے ہیں جن میں مذہبی رواداری، روشن خیالی، اعتدال پسندی، انتہاء پسندی، دہشت گردی اور جدت پسندی نمایاں ہیں۔

حافظ محمد سعد اللہ مدیر ششماہی منہاج۔ دیال سنگھ لائبریری لاہور جولائی تا دسمبر ۲۰۰۵ء

اہل علم و تحقیق و مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات سے مخفی نہیں کہ وطن عزیز میں ماشاء اللہ روزانہ شائع ہونے والے اخبارات کے علاوہ ہفت وار، ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ کی بنیاد پر شائع ہونے والے مجلات اور رسائل و جرائد کی بہتات ہے۔ ہر قابل ذکر علمی ادارے، کالج، یونیورسٹی، دینی مدرسہ، سیاسی و مذہبی تنظیم اور سماجی و تبلیغی تحریک کی طرف سے اس کے افکار و نظریات کا حامل اور جاری سرگرمیوں کی تفصیل پر مشتمل کوئی نہ کوئی ترجمان رسالہ و جریدہ شائع ہو رہا ہے۔ رسائل و جرائد کی بھرمار اور لکھنے کی صلاحیت رکھنے والوں کی کثرت بحمد اللہ خوش آئند پہلو ہے مگر اس میں لائق توجہ بلکہ قابل افسوس امر ایک تو یہ ہے کہ بہت کم رسائل ہیں جن میں علمی و تحقیقی معیار کو مدّ نظر رکھا جاتا ہو، کئی رسائل میں شائع ہونے والے مضامین کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ بس رسالہ کا پیٹ بھرنا اور متعلقہ ادارہ و تنظیم کا نام شائع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مضمون نگار کا مطمح نظر بھی یہی کچھ معلوم ہوتا ہے۔ اسے کوئی بات صفحہ قرطاس پر لانے کی نزاکت کا اندازہ ہے اور نہ اس بات کی پرواہ ہے کہ آگے چل کر میری کسی غیر محققانہ تحریر کے کیا فکری و نظریاتی اور عملی نتائج برآمد ہوں گے۔ راقم کے ذاتی مشاہدہ کے مطابق اکثر مضامین رطب و یابس روایات و واقعات کا مجموعہ، محض نقل مکانی، سرقہ اور ثانوی ماخذ سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ اگر کسی ثانوی ماخذ میں خدانخواستہ کوئی پروف کی غلطی رہ گئی ہے۔ مثلاً فروزدق (دال کے ساتھ) کی جگہ فرزوق (واؤ کے ساتھ) شائع ہو گیا ہے تو ''فاضل مقالہ نگار بھی مکھی پر مکھی مارتے ہوئے آگے فرزوق (واؤ کے ساتھ) ہی نقل کر دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

رسائل و جرائد کے حوالے سے دوسری قابل افسوس بات یہ ہے کہ اکثر رسائل و جرائد محض اپنے ناشر اور تحریک و تنظیم کے قائد و بانی کے مسلک اور افکار و نظریات کے ترجمان ہوتے ہیں۔ مطبوعہ مضامین میں تمام دلائل کی ''تان'' بھی بالآخر متعلقہ مسلک و نظریہ کی تائید و حمایت پر ہی آ کر

ٹوٹتی ہے۔

مسلکی و مذہبی اور فکری و نظریاتی تعصب اور تحقیقی معیار کی گراوٹ کی مذکورہ صورت حال میں کسی ایسے پرچے کی اشاعت جس کا مقصد کسی مخصوص مسلک و نظریہ کی ترجمانی کی بجائے ''اسلام اور نظریہ پاکستان کا تحفظ ہو۔ دوسرے ملک و ملت کا ترجمان'' ہونے کا داعی ہو۔ علاوہ ازیں اس میں شائع شدہ مقالات کے اندر بھی کافی حد تک جدید تحقیق کے اُصول و قواعد کو مدّ نظر رکھا گیا ہو تو اسے اطمینان بخش امر ہی قرار دیا جائے گا۔

اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ اور ملک و ملت کا ترجمان ہونے کا داعی یہ مجلہ ششماہی ''علوم اسلامیہ'' انٹرنیشنل کراچی ہے جس نے محرم ۱۴۲۶ھ (بمطابق فروری ۲۰۰۵ء) سے اپنی اشاعت کا آغاز کیا ہے جو بیک وقت چار زبانوں (اُردو، عربی، سندھی، انگریزی) کے حامل مقالات پر مشتمل ہے۔ دوسرے یہ کہ سال کا پہلا شمارہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر اور دوسرا شمارہ عام موضوعات پر مشتمل ہوا کرے گا۔ اس کے چیف ایڈیٹر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور سرپرست جناب مفتی محمد نعیم صاحب ہیں جبکہ مجلس ادارت میں وطن عزیز کی مختلف یونیورسٹیوں اور علمی اداروں سے تعلق رکھنے والے بلکہ ان اداروں کی ''پہچان'' ہونے کا اعزاز رکھنے والے متعدد نامور ریسرچ اسکالرز کے نام شامل ہیں۔ مثلاً

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی — صدر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی — ڈائریکٹر جنرل، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۳۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مہتمم جامعہ اسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی

۴۔ پروفیسر ڈاکٹر علی اصغر چشتی — ڈین آرٹس فیکلٹی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

۵۔ مولانا سیّد نصیب علی شاہ — مہتمم جامعہ المرکز اسلامی، بنوں

۶۔ ڈاکٹر محمود الحسن عارف — چیئرمین، اُردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، اسلام آباد

اس مجلہ کا پہلا اور زیر تبصرہ شمارہ ''سیرۃ النبی ﷺ نمبر'' ہے جس میں مذہبی رواداری، روشن خیالی، اعتدال پسندی، انتہاء پسندی، دہشت گردی، جدت پسندی'' جیسی اصطلاحات اور موضوعات کا ''سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں'' علمی و تحقیقی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ آج کل مغربی میڈیا، این جی اوز اور بعض جدت پسند بلکہ مغرب پرست دانشور اپنے مخصوص عزائم اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان مذکورہ اصطلاحات کو مرضی کا جامعہ پہنا رہے ہیں اور اصل حقیقت و مفہوم سے ہٹ کر من مانی تشریح کر رہے ہیں اور مسلمانوں کی مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ مگر زیر نظر شمارہ کے فاضل مقالہ نگاروں نے مغربی میڈیا سے متاثر اور مرعوب ہوئے بغیر سیرت طیبہ ﷺ کے تناظر میں دلائل و حقائق تاریخی واقعات اور روایت و درایت کی روشنی میں مذکورہ بالا اصطلاحات اور موضوعات پر روشنی ڈالنے اور مغرب و استعماری طاقتوں کو آئینہ دکھانے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔ مثلاً زیر نظر مجلہ کے پہلے ہی مقالہ میں مولانا محمد اسعد تھانوی نے دلائل سے واضح کیا ہے کہ دہشت گرد فسادی اور عدم برداشت کا علم بردار اسلام اور مسلمان نہیں بلکہ مغرب ہے۔ مگر اس کے باوجود ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' کے مصداق اہل اسلام کو دہشت گرد اور انتہا پسند قرار دیتے ہیں۔

اسی طرح زیر نظر شمارہ میں شامل دوسرے مقالات میں بھی عقلی و نقلی دلائل اور تقابلی مطالعہ سے بتایا گیا ہے کہ اسلام کا انتہاء پسندی اور دہشت گردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ نیز مذہبی رواداری، روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا اصل مفہوم اور حدود و قیود بھی قرآن و سنت کی روشنی میں واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ پرچہ میں ''گوشہ علمی و تعلیمی خبریں'' کے عنوان سے بھی ایک مفید اور معلوماتی سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ''ریسرچ اسکالر سے درخواست'' کے عنوان کے تحت پرچہ کے تحقیقی منہج، اغراض و مقاصد اور مجوزہ عنوانات کی بھی نشاندہی کردی گئی ہے۔

مختصر یہ کہ ششماہی ''علوم اسلامیہ'' مجلات و جرائد کے میدان میں ایک عمدہ اور مفید اضافہ ہے۔ دعا ہے کہ یہ تسلسل سے شائع ہوتا رہے اور اشاعت سے مطلوبہ مقاصد پورے

ہوں۔ آمین

آخر میں ایک بات کی طرف توجہ دلانا بے جا نہ ہوگا۔ وہ یہ کہ آج کل تبصروں میں عام طور پر زیر تبصرہ کتاب/ رسالہ کے بارے میں تعریفی کلمات "ایک ضرورت" اور فیشن بن کر رہ گیا ہے۔ تاہم دیانت کا تقاضا ہے کہ قابل اصلاح و ضروری چیز کی بھی نشاندہی کی جائے۔ وہ یہ کہ زیر تبصرہ مجلّہ کے چیف ایڈیٹر ماشاء اللہ صاحب نظر، تجربہ کار مؤلف و مقالہ نگار اور جدید تحقیق کے اُصول وضوابط کو جاننے والے ہیں، ان کیلئے کوئی بات کہنا "سورج کو چراغ دکھانے" کے مترادف ہے تاہم عرض ہے کہ چیف ایڈیٹر اور پرچے کا بانی مبانی ہونے کی حیثیت سے ان کی ذمہ داری ہوگی کہ:

- جس طرح انہوں نے پرچے کی اشاعت کا مقصد "اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ، ملک وملت کا ترجمان" متعین کیا ہے۔ اس پر سختی سے اور ہر قیمت پر قائم رہیں۔ کیونکہ عموماً ہوتا ہے کہ شروع میں اعلیٰ مقاصد مدّ نظر ہوتے ہیں مگر بعد میں بوجوہ اصل مقاصد پس پشت چلے جاتے ہیں۔ پورے ملک وملت کی ترجمانی تو شاید مشکل ہو البتہ اسلام اور نظریہ پاکستان کے تحفظ پر کاربند رہا جا سکتا ہے۔
- تحقیقی مقالات کا حصول اور تحقیقی معیار کو قائم رکھنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ شاملِ اشاعت ہونے والے ہر مقالہ کو اچھی طرح دیکھ لیا جائے کہ تحقیق کے معیار پر پورا اُترتا ہے یا نہیں۔
- زیر نظر شمارے میں کاغذ ذرا نرم لگا ہوا ہے، ۶۸ گرام کا کاغذ تو کم از کم لگنا چاہیے، عمدہ کاغذ سے طباعت اور ظاہری حسن (Get up) میں جو اضافہ، کشش اور خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

پیش نظر کتاب ششماہی رسالہ "علوم اسلامیہ" کا سیرت النبی ﷺ نمبر ہے، اس نمبر میں مختلف مضامین سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں دیئے گئے ہیں جن میں مذہبی رواداری، روشن خیالی، اعتدال پسندی، انتہا پسندی، دہشت گردی اور جدت پسندی نمایاں ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر سیّد صلاح الدین احمد

ڈائریکٹر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کراچی سندھی

محترم پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب

السلام علیکم

آپ کا تحقیقی رسالہ علوم الاسلامیہ انٹرنیشنل نظروں کے سامنے ہے۔ ٹائٹل صفحہ بہت دلکش ہے۔ ویب سائٹ پر آپ کا رسالہ موجود ہے۔ یہ آپ کی علم دوستی کا بیش ثبوت ہے۔

آپ کا رسالہ اُردو، عربی، انگریزی، سندھی یعنی چار زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ یہی صفت دوسرے رسالوں سے اس کو ممتاز کرتی ہے۔

شمارہ نمبر ۲ جلد نمبر ۱ میں اُصول تحقیق سے متعلق چند مقالہ جات ہیں جنہیں دیکھ کر اور پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی۔

طلباء کو درس دینے کا آسان طریقہ رسالہ میں مقالہ جات کی اشاعت ہے جو ان کے نصابی کتب کے عنوان سے متعلق ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس کاوش کا اجر دے۔

آپ نے میرا عربی مضمون شائع فرما کر میری عزّت افزائی کی ہے۔ میں بہت ممنون و مشکور ہوں۔

مولانا محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم بہاول نگر

محترم المقام جناب ڈاکٹر پروفیسر صلاح الدین ثانی صاحب زید مجدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج گرامی۔ اُمید ہے کہ گھر میں ہر طرح خیریت ہوگی۔ عرصہ ہوا رسائل واخبارات میں آپ کے مضامین پڑھ رہا تھا جس کی وجہ آپ سے ایک غائبانہ تعلق اور محبت پیدا ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ سے ملاقات کی شدید خواہش تھی بارہا کراچی آنا ہوا مگر اپنی شدید مصروفیات کی وجہ سے ہر دفعہ آپ کی زیارت وملاقات سے محرومی رہتی۔ عارضہ دل کی وجہ سے ۲ سال سے کراچی آمد ورفت معدوم تھی۔ چنانچہ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں گذشتہ دنوں کراچی میں جانا ہوا اس دورہ میں پختہ عزم تھا کہ جناب والا سے ضرور ملاقات کا شرف حاصل کروں گا۔ بحمدہ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ ارادہ کی تکمیل کرادی اور جناب کے درِ دولت پر حاضری کا موقعہ ملا۔ جناب والا جس خلوص و محبت سے پیش آئے جس طرح ہمارا اعزاز واکرام فرمایا اور ہماری زبردست مہمان نوازی فرمائی اس پر آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کی آپ کو بہت بہت جزاء دے۔

آپ جس انداز میں تحریری طور پر علمی کام کر رہے ہیں اور اپنا سکہ ارباب اقتدار، علماء اور علمی حلقہ سے منوایا ہے اس پر آپ سے مزید دلی محبت وعقیدت پیدا ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے اور ہر قسم شرور وفتن، حاسدین کے حسد اور شرارتیوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

عزیز القدر مولانا مسعود قاسم قاسمی صاحب ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں والسلام

گوشۂ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی مختصر تاریخ

مرتب: پروفیسر سرور حسین خان

۱۔ اکتوبر 1962 میں کالجز میں اسلامیات کی تعلیم میں بہتری لانے کے لئے اردو کالج میں 15 اساتذہ جمع ہوئے جنھوں نے کونسل قائم کر کے پروفیسر محمود حسین صدیقی کو کنوینز مقرر کیا اور آئین کی تشکیل کے لئے پروفیسر یحییٰ ندوی اور پروفیسر اکبر حسینی کو کنوینز کا معاون مقرر کیا گیا۔

۲۔ 1968 میں ایس ایم کالج میں آئین کے بنیادی نکات پر اتفاق ہوا،

۳۔ 1973ء میں سٹی کالج میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی تشکیل عمل میں آئی جس کے سلیکشن کے ذریعے پہلے صدر پروفیسر دلدار علی غازی اور جنرل سیکریٹری پروفیسر محمد نسیم عثمانی مقرر ہوئے۔

۴۔ 1976ء میں پہلے انتخابات ہوئے اور مولانا پروفیسر محمد سلیمان بوگھیو مرحوم صدر جبکہ جنرل سیکریٹری پروفیسر محترمہ قمر آستان ودیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۵۔ 1983 کے دوسرے انتخابات میں محترمہ پروفیسر حمیدہ اعجاز صاحبہ صدر اور پروفیسر سلطان محمد قریشی جنرل سیکریٹری ودیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۶۔ 1984 کے تیسرے انتخابات میں پروفیسر محمد سعید اختر صاحب صدر اور پرفیسر امام الدین بلوچ صاحب جنرل سیکریٹری ودیگر عہدہ داران منتخب ہوئے۔

۷۔ 1985 میں انجمن باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئی۔ اور آئین میں تبدیلیاں ہوئیں ۔ رجسٹریشن میں پرفیسر ریاض الدین ربانی صاحب نے خصوصی تعاون فرمایا۔

۸۔ 1986 کے چوتھے انتخابات میں پروفیسر مولانا محمود حسین صدیقی صاحب صدر پروفیسر محمد

صدیق مغل جنرل سیکریٹری ودیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۹۔ 31 دسمبر ۱۹۸۷ء میں انجمن کا پہلا باقاعدہ مذاکرہ بعنوان ''ملی یکجہتی'' بمقام اسلامیہ کالج عسکری ہال زیرِ صدارت وائس چانسلر پروفیسر منظور الدین احمد منعقد ہوا مہمان خصوصی محمد شفیع اسٹیل والا تھے مذاکرہ میں ایک تحریری مقالہ پیش کیا گیا جب کہ تین مقررین نے زبانی خطاب کیا۔

۱۰۔ 1988ء کے پانچویں انتخابات میں پروفیسر سلطان محمد قریشی صدر اور پروفیسر ریاض الدین ربانی جنرل سیکریٹری ودیگر عہدیداران منتخب ہوئے۔

۱۱۔ مارچ 1991ء میں پروفیسر محمد صدیق مغل نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالج کی پہلی ڈائریکٹری مرتب کر کے شائع کی جس میں انجمن کی تاریخ اور یکم جنوری 1990 تک کے اساتذہ کی سنیارٹی لسٹ اور فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز جامعہ کراچی کے غیر شرعی وغیرہ منصفانہ امور کو تحریری شکل میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۲۔ 2001ء کے چھٹے انتخابات میں پروفیسر عبد الحفیظ صاحب صدر، پروفیسر شہزاد خان صاحب جنرل سیکریٹری ودیگر عہدیداران منتخب کیے۔

۱۳۔ 2001ء اور 2003ء کے متنازعہ انتخابات ہوئے جس میں اساتذہ کی معقول تعداد نے بائیکاٹ کیا لیکن اس پیریڈ کا ریکارڈ 2004ء میں منتخب ہونے والے نئے عہدیداران کے حوالے نہیں کیا گیا (جس کی زبانی وتحریری درخواست کی گئی) لہٰذا اس عرصہ کا ریکارڈ پیش کرنے سے معذور رہیں۔

۲۰۰۶ء کے اور انتخابات کے بعد صدر انجمن ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے ایک کمیٹی قائم کی ہے تا کہ پچھلا ریکارڈ اور مالی حساب حاصل کیا جا سکے مگر سابقہ عہدیدان کا رویہ عدم تعاون کا ہے۔

انتخابات 05-2004 اور تربیتی نشست

رپورٹ : پروفیسر شائستہ سلطانہ

اگست 2004ء میں نویں انتخابات ہوئے جس میں حافظ نظر محمد صدر، پروفیسر سرور حسین خان جنرل سیکریٹری منتخب ہوئے۔

14 اکتوبر 2004ء کو حلف برداری کی تقریب بمقام جناح کالج ناظم آباد میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا اسعد تھانوی نے کی اور کلیدی خطاب کیا مہمان خصوصی پروفیسر کفیل زادہ (سابق پرنسپل جناح کالج) تھے پروفیسر سعید اختر صاحب (پرنسپل جناح کالج) پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب (سابق پرنسپل پریمیئر کالج) پروفیسر نفیسہ قدوائی صاحبہ (پرنسپل شہید ملت گورنمنٹ کالج) نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کی تاریخ بیان کی پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے، عہدیداران، اراکین مجلس عاملہ و اعزازی ممبران سے مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب اور پروفیسر کفیل زادہ صاحب نے حلف لیا پھر تمام شرکاء لنچ میں شریک ہوئے۔

جملہ اراکین و ممبران انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی، سندھ

عہدیداران	اراکین مجلس عاملہ	اعزازی ممبران
پروفیسر حافظ نظر محمد کلہوڑو صاحب (صدر)	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	پروفیسر ڈاکٹر عبدالشہید صاحب (جامعہ کراچی)
پروفیسر مولانا محمد صالح صاحب (نائب صدر)	پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب (پرنسل پریمیئر گورنمنٹ ڈگری کالج)	پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین صاحب (وفاقی اردو یونیورسٹی)

پروفیسر نسرین وسیم صاحب (خاتون نائب صدر)	پروفیسر نفیسہ قدوائی صاحبہ (پرنسپل شہید ملت گورنمنٹ کالج)	ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو صاحب (سندھ یونیورسٹی)
پروفیسر سرور حسین خان صاحب (جنرل سیکریٹری)	پروفیسر سعید اختر صاحب (پرنسپل جناح گورنمنٹ کالج)	پروفیسر اسرار علی کھوڑو (شاہ عبداللطیف یونیورسٹی)
پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا صاحب (جوائنٹ سیکریٹری)	پروفیسر نسیم شیخ صاحب (پرنسپل ایس ایم آرٹس کامرس کالج)	
پروفیسر پروین جہانگیر صاحبہ (خاتون جوائنٹ سیکریٹری)	پروفیسر بلقیس اختر صاحب (پرنسپل اورنگی گرلز کالج)	
پروفیسر مولانا مطیع اللہ سہارن (خزانچی)	پروفیسر ڈاکٹر اشرف سموں صاحب	
پروفیسر مولانا محمد عمار خان صاحب (ممبر)	پروفیسر مولانا حافظ خالد حسین صاحب	
پروفیسر حافظ حسن عامر صاحب (ممبر)	پروفیسر عبدالحفیظ صاحب	
	پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب	
	پروفیسر ڈاکٹر سعید آرائیں صاحب	
	پروفیسر ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین صاحب	
	پروفیسر ریحانہ شہزاد صاحبہ	
	پروفیسر صبغت اللہ صاحب	
	پروفیسر عزیز احمد صاحب	
	پروفیسر مسز طلحہ عمر صاحبہ	
	پروفیسر سطوت جہاں صاحبہ	

سیمینار 15/جنوری 2005ء

بعنوان: اُصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری، اہداف وطریقہ کار

رپورٹ: پروفیسر عبدالحفیظ

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے زیر اہتمام بعنوان "اصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری کے اہداف وطریقہ کار" پر 15 جنوری 2005ء بمقام سیمینار ہال جناح گورنمنٹ کالج ناظم آباد صبح 11 تا 3 بجے منعقد ہوا، چیف آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب تھے، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض پروفیسر عبدالحفیظ نے انجام دیئے، اس ایک روزہ سیمینار کی دو نشستیں تھیں، پہلی نشست پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوئی اس کے مہمان خصوصی جناب محمد ادریس صدیقی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی متحدہ قومی موومنٹ تھے دوسری نشست بریگیڈیئر ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن صاحب کے زیر صدارت منعقد ہوئی اس کے مہمان خصوصی مولانا عمر صادق صاحب پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل سندھ اسمبلی تھے۔

مقالات کے عنوانات

۱۔ موضوع کے انتخاب سے تھیس کی تدوین تک (بنیادی اُصول وطریقہ کار)
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

۲۔ اساتذہ کرام کے لئے رہنما اصول/ بریگیڈیئر ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

۳۔ کالم نگاری کے اہداف وطریقہ کار/ مولانا مسعود باللہ المعروف ابن الحسن عباسی

۴۔ مخطوطات کی ایڈیٹنگ کے بنیادی اصول/ پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب

۵۔ نصابی کتب کی تالیف کے اہداف وطریقہ کار/ پروفیسر سرور حسین خان

۶۔ پروف ریڈنگ کے اصول/ ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین

۷۔ اصول تدریس و علوم جدیدہ/ پروفیسر سید ریاض احسن صاحب

اس کانفرنس کی خبریں درج ذیل اخبارات و جرائد میں شائع ہوئیں۔

- روزنامہ اسلام، کراچی ۱۸ر جنوری ۲۰۰۵ء
- روزنامہ جسارت کراچی، ۱۷ر جنوری ۲۰۰۵ء
- روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۱۸ر جنوری ۲۰۰۵ء
- ہفت روزہ اخبار المدارس، کراچی، ۱۰۔۶ فروری ۲۰۰۵ء
- ماہنامہ ترجمان (سندھ پروفیسر لیکچررز ایسوسی ایشن) فروری ۲۰۰۵ء

صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس 2005ء

رپورٹ: پروفیسر ثریا قمر☆

پروفیسر محمد بلال☆☆

۴ مئی ۲۰۰۵ء بروز بدھ مطابق ۲۴ر ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ ایک روزہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا بمقام جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی انعقاد کیا گیا (صبح گیارہ تا شام سات بجے)

انجمن کی اس سالانہ تقریب کے چیف آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب تھے کانفرنس کے تین سیشن تھے پہلے سیشن کے مہمان خصوصی صوبائی وزیر کھیل جناب قمر منصور صاحب اور صدر جلسہ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی صاحب وائس چانسلر جناح یونیورسٹی اور برگیڈیئر ڈاکٹر فیوض الرحمٰن صاحب تھے دوسرے سیشن کے مہمان خصوصی پروفیسر اے کے شمس صاحب سابق ممبر قومی اسمبلی اور صدر جلسہ مولانا فیض اللہ آزاد صاحب تھے، تیسرے نشست کے

☆ جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی، ☆☆ این ای ڈی یونیورسٹی، کراچی

مہمان خصوصی کراچی سٹی ڈسٹرکٹ کے ناظم اعلیٰ جناب نعمت اللہ خان ایڈوکیٹ صاحب اور صدر جلسہ مولانا محمد عمر صادق صاحب ممبر صوبائی اسمبلی وپارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل تھے۔

اسٹیج سیکریٹری کے فرائض پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ اور پروفیسر ثریا قمر صاحبہ نے انجام دیئے، کانفرنس میں پورے سندھ سے ڈاکٹرز، پروفیسرز علماء کرام اور ریسرچ اسکالرز نے اردو، عربی، انگریزی اور سندھی میں مختلف موضوعات پر سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ۳۹ مقالات پیش کیے گئے۔

- کانفرنس کے مقالہ نگار مندوبین کو ہینڈ بیگ، سوینیئر اور مجلّہ ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کی کاپیاں پیش کی گئیں۔
- کانفرنس میں ۱۳۶ایوارڈز تقسیم کے گئے ہیں۔

(الف) یادگاری ایوارڈز، (ب) حسن کارکردگی ایوارڈز، (ج) سیرت نگاری ایوارڈز

- کانفرنس میں صوبائی وزیر جناب قمر منصور صاحب نے مجلّہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا افتتاح کیا۔
- اسی موقع پر انجمن کی ویب سائٹ www.auicks.org کا صوبائی وزیر نے افتتاح فرمایا، واضح رہے مجلّہ علوم اسلامیہ ویب سائٹ پر بھی جاری کیا جاتا ہے جہاں سے اس کا مفت مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔
- کانفرنس کے تمام شرکاء کے لئے دوپہر کے کھانے اور شام کے ناشتہ کا انتظام کیا گیا۔

صوبائی سیرت کانفرنس اور مجلّہ علوم اسلامیہ کے لئے درج ذیل شخصیات نے اپنے پیغامات ارسال کیے جنہیں شرکاء کانفرنس کو پیش کیا گیا۔

جناب محمد میاں سومرو صاحب، چیئرمین سینٹ آف پاکستان

محترمہ ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو صاحبہ، صوبائی وزیر تعلیم صوبہ سندھ

جناب محمد ہاشم لغاری صاحب، سیکریٹری تعلیم صوبہ سندھ

جناب نعمت اللہ خان ایڈوکیٹ صاحب، سٹی ناظم کراچی،

جناب پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم صاحب، وائس چانسلر جامعہ کراچی

جناب پروفیسر مظہر الحق صدیقی صاحب وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی جامشورہ

جناب پروفیسر عبدالکلام صاحب، وائس چانسلر این ای ڈی یونیورسٹی کراچی

محترمہ پروفیسر سیما مغل صاحبہ، وائس چانسلر گرینچ یونیورسٹی کراچی،

جناب پروفیسر محمد رئیس علوی صاحب، ای ڈی او ایجوکیشن کالجز

جناب پروفیسر محمد اصغر خان صاحب، ڈی او کالجز کراچی

جناب پروفیسر ریاض احسن صاحب، صدر سپلا،

جناب ڈاکٹر شبیر احمد صاحب آسٹریلیا،

جناب مولانا ارشاد الحق تھانوی صاحب، چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی کراچی سٹی

جناب عبدالرحمٰن سلفی صاحب،

جناب پروفیسر اے کے شمس صاحب

جناب ڈاکٹر انعام الحق کوثر صاحب

جناب پروفیسر حافظ محمود حسین صاحب

جناب عبدالعزیز عرفی صاحب

درج ذیل اخبارات نے سیرت کانفرنس کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔

- روزنامہ ایکسپریس، کراچی ۴رمئی ۲۰۰۵ء،
- روزنامہ اسلام، کراچی ۴رمئی ۲۰۰۵ء
- روزنامہ خبریں، کراچی، ۴رمئی ۲۰۰۵ء
- ہفت روزہ اخبار المدارس، کراچی، ۱۷رمئی ۲۰۰۵ء
- ماہنامہ ترجمان، کراچی، رمئی ۲۰۰۵ء (سندھ پروفیسرز لیکچررز ایسوسی ایشن کا ترجمان)
- روزنامہ دی نیوز (انگریزی)، کراچی، ۹رمئی ۲۰۰۵ء
- روزنامہ انتخاب، کراچی، ۷رمئی ۲۰۰۵ء

- روزنامہ آغاز، کراچی، ۵رمئی ۲۰۰۵ء
- روزنامہ دی ایوننگ نیوز (انگریزی)، کراچی ۵رمئی ۲۰۰۵ء
- ڈیلی نیوز (انگریزی)، کراچی، ۵رمئی ۲۰۰۵ء،
- روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۶رمئی ۲۰۰۵ء،
- روزنامہ اسلام، کراچی، ۵رمئی ۲۰۰۵ء
- ڈیلی ڈان (انگریزی)، کراچی، ۵رمئی ۲۰۰۵ء
- دی نیوز (انگریزی)، کراچی، ۹رمئی ۲۰۰۵ء،
- روزنامہ خبریں، کراچی، ۶رمئی ۲۰۰۵ء
- روزنامہ، اسلام، کراچی، ۶رمئی ۲۰۰۵ء
- ہفت روزہ اخبار المدارس، کراچی، ۲۶رمئی ۲۰۰۵ء
- روزنامہ جنگ، کراچی، ۲۲رمئی ۲۰۰۵ء

فہرست ایوارڈ یافتگان 2005ء

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام سالانہ تقریب صوبائی سیرت النبی ﷺ کے ایوارڈ یافتگان کی فہرست (۴رمئی ۲۰۰۵ء بمقام جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی)

نوٹ: ایوارڈز اور ہینڈ بیگ کی فراہمی پر انجینئر عشرت انوار صدیقی صاحب کا تمام عہدیدان و اراکین کی جانب سے خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

یادگاری ایوارڈ

(۱) عزت مآب جناب ڈاکٹر ارباب غلام رحیم، وزیر اعلیٰ سندھ

(۲) عزت مآب جناب ڈاکٹر عامر لیاقت حسین، وفاقی وزیر مملکت مذہبی امور

(۳) عزت مآب جناب قمر منصور صاحب، صوبائی وزیر کھیل وامور نوجوانان (صوبہ سندھ)

(۴) عزت مآب جناب محمد ہاشم لغاری، سیکریٹری ایجوکیشن سندھ

(۵) عزت مآب جناب ڈاکٹر اقبال محسن، وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی

(۶) عزت مآب جناب ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی، وائس چانسلر جامعہ کراچی

(۷) عزت مآب جناب پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی، وائس چانسلر جناح یونیورسٹی برائے خواتین

(۸) عزت مآب محترمہ پروفیسر سیما مغل، وائس چانسلر گرینچ یونیورسٹی کراچی،

(۹) عزت مآب پروفیسر مولانا محمد اسعد تھانوی

(۱۰) عزت مآب جناب مولانا محمد عمر صادق، پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل

(۱۱) عزت مآب پروفیسر مولانا شیخ حافظ محمد سلفی، چانسلر جامعہ ستاریہ اسلامیہ

(۱۲) عزت مآب جناب نعمت اللہ خان ایڈوکیٹ صاحب، سٹی ناظم کراچی،

(۱۳) عزت مآب پروفیسر سید ریاض احسن، صدر ایس پی ایل اے

(۱۴) عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر، چیئر پرسن اسلامک ہسٹری ڈپارٹمنٹ جامعہ کراچی

(۱۵) عزت مآب انجینئر عشرت انوار صدیقی

(۱۶) عزت مآب Q.TV انتظامیہ

ایوارڈ برائے حسن کارکردگی

۱۔ مولانا مفتی محمد نعیم

۲۔ پروفیسر مولانا محمد صالح (مرحوم)

۳۔ پروفیسر ریاض الدین ربانی

۴۔ پروفیسر بلقیس اختر

۵۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

۶۔ پروفیسر لعل احمد تمیم

۷۔ پروفیسر سرور حسین خاں

۸۔ پروفیسر عبدالحفیظ

۹۔ نعمان بن نورالاسلام

ایوارڈ برائے سیرت نگاری

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر مولانا اکرام الحق الازہری

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم

۴۔ بشریٰ بیگ

۵۔ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا

۶۔ پروفیسر نسرین وسیم

۷۔ پروفیسر مولانا بدرالدین

۸۔ عبدالرحمٰن ہنگورہ

۹۔ مولانا سعید احمد صدیقی

۱۰۔ پروفیسر سید شعیب اختر

کانفرنس میں پیش کردہ مقالات

فہرست تحقیقی مقالات، اردو

- مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب، مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر
عنوان: دہشت گرد، فسادی اور عدم برداشت کا علمبردار کون؟
- پروفیسر ڈاکٹر بریگیڈیئر فیوض الرحمٰن صاحب، ڈائریکٹر ایجوکیشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی
عنوان: آنحضرت ﷺ بحیثیت معلم و مربی

- مفتی محمد نعیم صاحب، چانسلر جامعہ بنوریہ انٹرنیشنل سائٹ کراچی

  عنوان: حب رسالت کے تقاضے سیرت طیبہ ﷺ کی آئینہ میں

- پروفیسر مولانا محمود حسین صدیقی صاحب، چیئر مین سیرت چیئر جامعہ کراچی

  عنوان: سیرت طیبہ ﷺ کے امتیازی پہلو

- پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین صاحب، وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی،

  عنوان آنحضرت ﷺ کے خارجہ تعلقات سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

- پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی صاحب، ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ گریج یونیورسٹی کراچی

  عنوان: تصور انسانیت سیرت رسول اکرم ﷺ کی روشنی میں

- پروفیسر ڈاکٹر عبدالشہید صاحب، ممبر BASR جامعہ کراچی وسابق ڈائریکٹر شیخ زید سینٹرو چیئر مین شعبہ عربی،

  عنوان: مکاتیب نبوی ﷺ اور تبلیغ دین

- شیخ الحدیث مفتی فیض اللہ آزاد صاحب، مہتمم جامعہ دار العلوم حنفیہ للبنین والبنات، اورنگی ٹاؤن

  عنوان: اخلاق حسنہ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں (تقابلی مطالعہ)

- پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب، پرنسپل ماڈل دینی مدرسہ وفاقی وزارت مذہبی امور

  عنوان: اعتدال پسندی اور روشن خیالی اُسوۂ نبوی ﷺ کی روشنی میں

- پروفیسر جمیلہ خانم صاحب، ڈین آرٹس فیکلٹی جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی

  عنوان: جہاد تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں

- محترمہ بشریٰ بیگ صاحبہ، ریسرچ اسکالر جامعہ کراچی

  عنوان: نظام احتساب سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

- جناب پروفیسر ثریا قمر صاحبہ، شعبہ اسلامیات جناب یونیورسٹی برائے خواتین

  عنوان: استحکام پاکستان کے لئے رہنما اصول تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

- پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ، نائب صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی
  عنوان: روشن خیالی اور اعتدال پسندی تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں
- مولانا سعید احمد صدیقی، ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی
  عنوان: روشن خیال، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل وضرورت
- جناب پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی صاحب، حیدر آباد
  عنوان: سیرت النبی ﷺ حالات حاضرہ کے تناظر میں
- جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو، چیئرمین شعبہ اسلامیات مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو سندھ
  عنوان: عہد حاضر میں انتہاء پسندی کا رجحان اور تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں اسکا خاتمہ
- جناب پروفیسر عبدالحفیظ صاحب، سابق صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی
  عنوان: منشیات اور اس کا علاج سیرت طیبہ ﷺ کے ذریعہ
- جناب فیاض احمد صاحب HEJ جامعہ کراچی
  عنوان: طب نبوی ﷺ سیرت طیبہ کے آئینہ میں
- جناب پروفیسر سید شعیب اختر ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی
  عنوان: انتہاء پسندی کا جائزہ سیرت طیبہ ﷺ کے آئینہ میں
- جناب پروفیسر قاری بدرالدین صاحب، چیئرمین شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی،
  عنوان: عصر حاضر میں انتہاء پسندی کا رجحان اور اسکا خاتمہ تعلیمات نبویہ ﷺ کی روشنی میں
- جناب پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا جوائنٹ سیکریٹری انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی
  عنوان: آپ ﷺ کا عطا کردہ روشن خیال اور اعتدال پسند معاشرہ

اُسوۂ حسنہ ﷺ کے تناظر میں

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ایم فل/ پی ایچ ڈی سپروائزر ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد، وفاقی اردو یونیورسٹی، جامعہ کراچی۔

عنوان: رفاہی وفلاحی خدمات اور ہماری ذمہ داریاں تعلیمات نبوی ﷺ کے تناظر میں

Research Papers, (English.):

1. Prof. A.K. Shams. Ex. Member National assembly of Pakistan (M.Q.M) President. National Forum of thinkers.

   Topic: Hazrat Mohammed a Zay Great Defender of Human Rights,

2. A.K.M. Moslem Author writer social and realiges affairs.

   Topic: God's Trust to man and prophet's Role to its Full fill lament.

3. Prof. Dr. Farhat Azim,

   Topic: Islam, Enlightening the world

4. Mr. Ghulam Abbass Jhaatial. Section officer sindh **Secretrat.**

   Topic: Tolerance and Terrorism in the light of Holy Prophets (P.B.U.H)

5. Prof. Muhammad Bilal (Dep. Humin) N.E.D University.

   Topic: Need to Eliminate the Tendency of Religious Extremism.

تحقیقی مقالات (عربی)

- جناب شیخ محمد السّلفی صاحب، مہتمم الجامعۃ الستاریہ ممبر رویت ہلال کمیٹی
- جناب پروفیسر مفتی محمد عمار صاحب، عہدیدار انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

عنوان: الافراط و التفریط فی ضوء سیرت النبویۃ ﷺ

- جناب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، استاذ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی

عنوان: کیف یعاشر المسلم اھله فی ضوء السیرة النبویه ﷺ

تحقیقی مقالات (سندھی)

- جناب پروفیسر عبدالقادر چاچڑ المعروف جمال ناصر صاحب سکھر

عنوان: دور نبوي ۾ عورتن جي معاشرتي زندگي

- جناب پرفيسر ڊاڪٽر محمد اسحاق صاحب ڀهيو کهوڙکي

عنوان: تحريک علمي

- جناب پروفیسر صبغت اللہ مہیسر صاحب، خیر پور

عنوان: محسن انسانيت ﷺ

- جناب پروفیسر ڈاکٹر ادریس سومرو صاحب، لاڑکانہ

عنوان: آنحضرت ﷺ جی عطا کردہ دستور حیات

جن اخبارات نے کانفرنس کی خبریں شائع کی ہیں ان کی فہرست پہلے آچکی ہے ان میں سے صرف دو اخبارات کی خبریں شامل اشاعت کی جارہی ہیں پہلی جنگ اخبار کی دوسری ڈان اخبار کی۔

روزنامہ جنگ اخبار کی خبر

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ہی وہ ذریعہ ہے جسے اپنا کر معاشرہ میں محبت اور اخوت کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے بالخصوص آج امت مسلمہ اور ہمارا ملک جن مسائل سے دوچار ہے ان

مسائل کا حل ہمیں سیرت طیبہ سے ملتا ہے یہ بات سندھ کے صوبائی وزیر کھیل جناب قمر منصور نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کے ماتحت جناح یونیورسٹی برائے خواتین میں منعقدہ صوبائی سیرت کانفرنس ﷺ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی، انہوں نے اس پروقار تقریب کے انعقاد پر علوم اسلامیہ کے اساتذہ کو مبارک باد پیش کی اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے لئے ۲۵ ہزار روپے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سندھ آئندہ بھی سیرت طیبہ کے حوالے سے منعقدہ کانفرنس کے لئے اپنا تعاون جاری رکھے گی (لیکن متعدد یاددہانی کے باوجود مارچ ۲۰۰۶ء تک یہ رقم نہیں دی گئی ہے) وہ صوبائی سیرت کانفرنس کی پہلی نشست کے مہمان خصوصی وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم کی نمائندگی کر رہے تھے، قبل ازیں صوبائی سیرت کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا اور اس نشست کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی وائس چانسلر جناح یونیورسٹی اور ڈی ایچ اے ایجوکیشنل اینڈ ریلیجس افیئرز کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر فیوض الرحمٰن نے کی، اس موقع پر صوبائی وزیر نے ششماہی میگزین انٹرنیشنل علوم اسلامیہ اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی ویب سائٹ کا اجراء بھی کیا، دیگر مہمان گرامی میں مولانا اسعد تھانوی، مولانا محمود حسین، ڈاکٹر عبدالشہید، الشیخ عبدالرحمٰن سلفی اور پرائیوٹ یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز بھی تھے، سیرت کانفرنس کی دوسری نشست کے مہمان خصوصی سابق رکن قومی اسمبلی پروفیسر اے کے شمس صاحب تھے جبکہ صدر مولانا فیض اللہ آزاد تھے، مولانا سعید احمد صدیقی، مولانا اسعد تھانوی، مفتی محمد نعیم، پروفیسر مولانا محمود حسین صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر وسیم الدین، پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی، محترمہ بشریٰ بیگ، پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو، پروفیسر قاری بدر الدین، پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا، پروفیسر ثریا قمر اور پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے اپنے تحقیقی مقالات پڑھ کر سنائے، تقریب کی آخری اور تیسری نشست کے مہمان خصوصی سٹی ناظم نعمت اللہ خان جبکہ اس نشست کے صدر مجلس رکن صوبائی اسمبلی اور متحدہ مجلس عمل کے پارلیمانی لیڈر مولانا عمر صادق صاحب تھے، سٹی ناظم نعمت اللہ خان نے اس موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ سیرت طیبہ پر گفتگو کرنا خاصا مشکل ہے، انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مراد ان کی اطاعت ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تمام مسلمانوں پر لازمی ہے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہونے کے لئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو گزاریں، مولانا عمر صادق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا کوئی بھی فرد احاطہ نہیں کرسکتا، آپ ﷺ اس دنیا میں محبت اور اچھے اخلاق دینے آئے تھے، آپ ﷺ نے انسانیت پر رحم فرمایا، ضروری ہے کہ آپ ﷺ نے فسادات کے خاتمے کے لئے جو کچھ بھی فرمایا اس پر عمل کریں مسلمانوں کو چاہئے کہ آپس کے اختلافات کو ختم کردیں اور ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں، سٹی ناظم کراچی نعمت اللہ خان اور مولانا عمر صادق نے اس پروقار تقریب کے انعقاد پر انجمن کو مبارک باد پیش کی، سیکریٹری ایجوکیشن سندھ محمد ہاشم لغاری، انجینئر عشرت انوار صدیقی، وائس چانسلر وفاقی اردو یونیورسٹی ڈاکٹر محسن اقبال، وائس چانسلر جامعہ کراچی، ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی، سٹی ناظم کراچی نعمت اللہ خان، صوبائی پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل مولانا عمر صادق، پروفیسر ریاض احسن، پروفیسر مولانا اسعد تھانوی، وائس چانسلر جناح یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد ہاشمی کو یادگاری شیلڈ پیش کی گئی، پروفیسر بلقیس اختر، پروفیسر لعل احمد تھہیم، پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، پروفیسر عبدالحفیظ، پروفیسر سرور حسین، پروفیسر مولانا محمد صالح (مرحوم)، چانسلر جامعہ بنوریہ مولانا مفتی محمد نعیم، پروفیسر ریاض الدین ربانی اور نعمان بن نور الاسلام کو ایوارڈ برائے حسن کارکردگی جبکہ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا، پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم، پروفیسر نسرین وسیم، پروفیسر سید شعیب اختر، مولانا سعید احمد صدیقی، ڈاکٹر مولانا اکرام الحق، پروفیسر مولانا بدر الدین کو ایوارڈ برائے سیرت نگاری اور QTV کو خصوصی انعام دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کالجز کراچی پروفیسر محمد اصغر خان نے مختلف مقالہ نگاروں کو سند اعتراف پیش کیں، پروگرام کے چیف آرگنائزر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ آئندہ قومی سیرت کانفرنس کے انعقاد کے لئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کو فنڈز مہیا کئے جائیں۔ تقریب کے آخر میں مولانا سعید احمد صدیقی صاحب نے خصوصی دعا کروائی۔

(روزنامہ جنگ، کراچی ۲۲ رمئی ۲۰۰۵ء)

روز نامہ ڈان اخبار کی خبر

Seerat Conference

Muslims advised not to adopt western views

By ourst off Reporter

KARACHI, May 4: Speakers at a provincial conference expressed the view that Muslims did not need to espouse any western or European thesis to appease those blaming them to be deficient in any panacea for the mankind at large.

The main sources of Islam are Quran and conduct and saying of the Prophet Muhammad (PBUH) which preaches and referred ways to attain peace and prosperity. The last pilgrimage sermon by Prophet Muhammad (PBUH) is the unparalleled Magna Charta of human rights which guaranteed patience, sacrifice, love and open-mindedness needed for peace in the world, some of the speakers mentioned.

The conference on "Seerat-un-Nabi (PBUH)" was organized by Anjuman Asatiza Uloom Islamia Colleges, Karachi, at Jinnah University for Women here on Wednesday. Two sessions were held during the day, which were presided over by Sindh sports and Culture Minister Qamar Mansoor and city Nazim Niamatullah khan respectively.

According to chief organizer of the conference,

prof Dr. Salahuddin sani, 39 Research papers in Urdu, Sindhi, Arabic and English were received from subject experts and scholars from Karachi, Ghotki, larkana, Hyderabad, shahdabpur and Jamshoro for the conference. He told the gathering that the conference was going to be held as major event of the teachers, association on regular basis in Rabi-ul-Awwal in future.

Brig (retd) Fayyuz-ur-Rehman said that Seerat (SAW) should not only be celebrated once in a year but should also be adopted by Muslims, as it not only went together with the teachings of Quran but also provided complete moral code to the faithful for practicing in all walks of lives.

He said that the Prophet (PBUH) had always promoted the moral goodness and righteousness. The ummah could overcome their critics if they adopted and implemented the Seerat in tier cases, hi added.

Mulana Saeed Ahmad Siddiqui said that urged the Muslims to present themselves as the true followers of the prophets and utilize all their intellect and insights to defend their civilization and religion. He said that building of moderate and enlightened Islamic society was possible only when freedom of individuals was secured and each Muslim was allowed to think or act up to the extent that he or she did not cease the rights and freedom of others.

Maulana Asad thanvi said that in present scenario, Muslims had become oppressed and victims of neglect and conspiracies, which should be checked. "We must see and examine the enlightenment and moderation factors in the light of seerat (SAW) and must not succumb to the foreign

pressures or European philosophies," he added.

Sindh sports and Culture Minister Qamar Mansoor said that it was the Joint responsibility of Muslims to spread the teachings of Prophet Muhammad (PBUH)

"We can get our lost prides only after emulating the life style of the prophet and strike a balance between our harts and acts," He added.

City Nazim Niamatullah Khan said that Prophet Muhammad (PBUH) worked with a missionary zeal to improve the status of society by bringing reforms in minds and practices of people. The Ummah facing modern day challenges was needed to revive the forgotten mission of the Prophet by spreading love and care for humanity.

Among others, Prof Mahammad Hussain Siddiqu, prof waseemuddin, Bushra beg, prof surrayia Qamar, Maulana Mohammad umer sadiq, sheikh Muhammad Salfi, Prof A.K. Shams and frof Sarwar Hussin Khan also spoke at the conference. (Daily DOWN Karachi, 5 May 2005)

انتخابات2005-6 اور تربیتی نشست

رپورٹ پروفیسر ریاض الدین ربانی

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کے الیکشن میں صلاح الدین پینل کامیاب،
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی پینل کا پروفیسر مطیع اللہ سہارن پینل کے درمیان مقابلہ ہوا۔
کراچی (نمائندہ خصوصی) انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے سالانہ انتخابات برائے

2005-06 کا انعقاد سرسید گورنمنٹ گرلز کالج میں ہوا، جس میں پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پینل اور پروفیسر مطیع اللہ سہارن پینل کے درمیان مقابلہ ہوا اور ایک سخت مقابلے کے بعد پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پینل بھاری اکثریت سے کامیاب ہوا، جس میں پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی (قائد ملت گورنمنٹ کالج) برائے صدر، پروفیسر سرور حسین خان (جناح کالج) نائب صدر، پروفیسر نسرین وسیم (اسلامیہ گرلز کالج) برائے خاتون صدر، پروفیسر عبدالحفیظ (ایس ایم گورنمنٹ کالج) برائے جنرل سیکریٹری، پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا (پاکستان شپ اونرز گورنمنٹ کالج) برائے جوائنٹ سیکریٹری، پروفیسر ممتاز بیگم (گورنمنٹ گرلز کالج کورنگی) برائے خاتون جوائنٹ سیکریٹری، پروفیسر حسن عامر (ڈی جے کالج) برائے ممبر، پروفیسر تسنیم کوثر (نارتھ ناظم آباد گرلز کالج) برائے ممبر جبکہ پروفیسر مفتی محمد عمار (اسلامیہ سائنس کالج) برائے خزانچی کامیاب قرار پائے۔ تقریب حلف برداری ۳۰ اگست ۲۰۰۵ء کو سرسید گونمنٹ گرلز کالج میں منعقد ہوئی، قبل ازیں انتخابات کے انعقاد سے قبل پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین پینل نے اپنا منشور پیش کیا، الیکشن کمیشن کے چیئرمین کے فرائض پروفیسر ریاض الدین ربانی سابق پرنسپل پریمئر گورنمنٹ ڈگری کالج نے انجام دیئے جبکہ ان کی معاونت پروفیسر اعجاز حسین اور پروفیسر پیر فضل احمد سرہندی نے کی۔

- روزنامہ اساس ۱۲/اگست ۲۰۰۵ء،
- روزنامہ عوام ۱۳/اگست ۲۰۰۵ء
- روزنامہ جنگ، ۱۶/اگست ۲۰۰۵ء،
- روزنامہ ریاست ۱۲/اگست ۲۰۰۵ء

نتیجہ برائے انتخابات 2005-06 (9 اگست 2005 شام 3 تا 5) انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی (رجسٹرڈ)

عہدہ	نام امیدوار (نیلی بیلٹ)	پہلا پینل سید کالج حاصل شدہ ووٹ	دوسرا پینل رعنا لیاقت کالج حاصل شدہ ووٹ	مجموعی ووٹ	نام امیدوار (دوسری بیلٹ)	پہلا پینل سید کالج حاصل شدہ ووٹ	دوسرا پینل رعنا لیاقت کالج حاصل شدہ ووٹ	مجموعی ووٹ
۱۔ صدر	پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی	38	20	58	۱۔ پروفیسر مطیع اللہ سبحان	16	10	26
۲۔ نائب صدر (مرد)	پروفیسر منور حسین خان	37	23	60	۲۔ پروفیسر محمد آصف خان	17	09	26
۳۔ نائب صدر (خاتون)	پروفیسر نسرین نسیم	38	18	56	۳۔ پروفیسر عابدہ پروین	14	11	25
۴۔ جنرل سیکریٹری	پروفیسر عبدالنوید	39	16	55	۴۔ پروفیسر قاری ریاض احمد	15	14	29
۵۔ جوائنٹ سیکریٹری (مرد)	پروفیسر محمد مشتاق کلوٹا	36	14	50	۵۔ پروفیسر محمد حنیف نے نام واپس لے لیا	17	18	35
۶۔ جوائنٹ سیکریٹری (خاتون)	پروفیسر ممتاز بیگم	36	18	54	۶۔ پروفیسر نجمہ نیاز	15	12	27
۷۔ ممبر 1	پروفیسر حافظ حسن عامر	33	17	50	۷۔ پروفیسر مفتی غلام قادر	14	12	26
۸۔ ممبر 2	پروفیسر تسنیم کوثر	34	16	50	۸۔ پروفیسر صباحت اللہ منیر	16	14	30
۹۔ خزانچی	پروفیسر مفتی محمد مختار	34	22	56	۹۔ پروفیسر عبدالقیوم ہالانی	17	10	27

نتیجہ الفاظ میں: ....

پریذائیڈنگ آفیسر کا نام .... دستخط .... تاریخ .... مہر نیشنل سید نام .... دستخط .... تاریخ .... مہر نیشنل رعنا لیاقت نام .... دستخط .... تاریخ ....

دستخط امیدواران حسب ترتیب نیلی بیلٹ: 1 .... 2 .... 3 .... 4 .... 5 .... 6 .... 7 .... 8 .... 9 ....

دستخط امیدواران حسب ترتیب دوسری بیلٹ: 1 .... 2 .... 3 .... 4 .... 5 .... 6 .... 7 .... 8 .... 9 ....

انتخابی دوران کوئی شکایت ....

تربیتی نشست 30/اگست 2005ء بمقام سرسید گورنمنٹ گرلز کالج

بعنوان ''آزادی کی قدر و قیمت اور اساتذہ کے فرائض''

رپورٹ: پروفیسر تسنیم کوثر صاحبہ

پروفیسر نصرت جہاں صاحبہ

پروگرام کا آغاز مفتی محمد عمار صاحب کی تلاوت قرآن سے کیا گیا پروفیسر سرور حسین خان صاحب نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا اور انجمن کی تاریخ بیان کی پروفیسر عبدالحفیظ صاحب نے ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں منعقدہ پروگراموں کا تعارف کرایا جس میں سیمینار اور صوبائی سیرت کانفرنس کا انعقاد ویب سائٹ اور ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا اجراء اور آئندہ کے عزائم کی نشاندہی کی پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے اور اپنے مختصر خطاب میں ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

سابق ایم این اے متحدہ قومی موومنٹ پروفیسر اے کے شمس صاحب نے موضوع کی مناسبت سے خطاب کیا اور اساتذہ کو ان کی ذمہ داریوں کی جانب متوجہ کیا سرسید گرلز کالج کی پرنسپل پروفیسر برجیس سلطانہ صدیقی صاحبہ نے بھی خطاب کیا، آخری خطاب پروفیسر سعید احمد صدیقی صاحب سینئر سینٹ آف پاکستان متحدہ قومی موومنٹ کا تھا آپ نے طویل خطاب میں آزادی کی قدر و قیمت اور علوم جدیدہ سے استفادہ کی جانب متوجہ کیا۔

آخر میں انجمن کے سالانہ انتخابی رزلٹ ۶-۲۰۰۵ء کا باقاعدہ اعلان الیکشن کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر ریاض الدین ربانی سابق پرنسپل پریمیئر کالج نے کیا اور مختصر خطاب میں فاتح پینل کو

مشورہ دیا کہ ہارنے والوں کو ساتھ لے کر چلیں پروگرام کے اختتام پر پروفیسر سعید احمد صدیقی صاحب نے جیتنے والوں سے حلف لیا تقریب حلف برداری کے بعد انجمن کے صدر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے حسب مشورہ تعلیم و اساتذہ کے مسائل کے حوالہ سے ۱۳ر کمیٹیوں کا اعلان کیا جس میں اپنے مخالف صدارت کے امیدوار پروفیسر مطیع اللہ سہارن سمیت ۵۰ فیصد ہارنے والوں سے نمائندگی لیتے ہوئے کمیٹیوں کا اعلان کیا اور ایم فل/ پی ایچ ڈی میں کالج اساتذہ کے داخلوں جامعہ کراچی کے اسلامک لرننگ کے ڈین ڈاکٹر عبدالرشید کے کرپشن سے اساتذہ اور مہمان خصوصی و صدر جلسہ کو آگاہ کیا جس پر مہمانوں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا تقریب کا اختتام پروفیسر مولانا خالد حسین صاحب کی دعاء پر ہوا۔

تقریب کے اختتام پر تمام مہمانوں کی چائے بسکٹ اور پھل کے ذریعہ خاطر تواضع کی گئی۔

مہمان خصوصی اور صدر جلسہ نے پروگرام کے نظم و ضبط اور ایک سو سے زائد اساتذہ کی شرکت پر بے انتہاء حیرت و خوشی کا اظہار کیا اور آئندہ بھی انجمن کے پروگراموں میں شرکت کا وعدہ کیا۔

انتخابی نتائج درج ذیل اخبارات نے شائع کئے:

روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۴ر اگست ۲۰۰۵ء، روزنامہ ریاست، کراچی، ۱۲ر اگست ۲۰۰۵ء

روزنامہ عوام، کراچی، ۱۳ر اگست، روزنامہ اساس، کراچی، ۱۲ر راگست ۲۰۰۵ء

پروگرام کے انعقاد کی خبر درج ذیل اخبارات نے شائع کیں:

- روزنامہ خبریں کراچی، ✿ روزنامہ عوام کراچی
- روزنامہ دن، لاہور، ✿ روزنامہ پاکستان، کراچی، ۳۰ر اگست ۲۰۰۵ء

پروگرام کی تفصیلی خبریں درج ذیل اخبارات نے شائع کیں:

جس پر ہم جملہ عہدیداران واراکین کی جانب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

- روزنامہ خبریں، کراچی، ۵ر ستمبر ۲۰۰۵ء،

- روزنامہ نوائے وقت، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ ایمان کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ جسارت کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ انصاف ٹائمز، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ امروز، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ امن، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ گراب ایکسپریس گوادر، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ دن، کراچی/لاہور، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ انتخاب، کراچی، حب، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ محور، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ راج، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء
- روزنامہ ایکسپریس، کراچی، ۵/ستمبر ۲۰۰۵ء وغیرہ

اعلان کردہ کمیٹیوں اور ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے

ا۔ کمیٹی برائے آئینی ترامیم

ا۔ پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب ۲۔ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب

۳۔ پروفیسر عبدالحفیظ صاحب ۴۔ پروفیسر نسرین وسیم صاحبہ

۲۔ کمیٹی برائے تیاری مونوگرام

(۳ عدد مونوگرام کی تیاری)

ا۔ پروفیسر باقر رضا عابدی صاحب ۲۔ پروفیسر حافظ حسن عامر صاحب

۳۔ پروفیسر عابدہ پروین صاحبہ ۴۔ پروفیسر شمیم اختر صاحب

نوٹ: پروفیسر باقر عابدی صاحب نے کمیٹی کی رکنیت قبول کرنے سے انکار کردیا البتہ درخواست

کے باوجود لکھ کر نہیں دیا۔

۳۔ میرج بیورو کمیٹی

۱۔ پروفیسر بلقیس اختر صاحبہ ۲۔ پروفیسر نفیسہ قدوائی صاحبہ
۳۔ پروفیسر سعیدہ پروین صاحبہ ۴۔ پروفیسر قیصر انوار صاحبہ
۵۔ پروفیسر نیلوفر شاہ صاحبہ ۶۔ پروفیسر تسنیم کوثر صاحبہ

۴۔ کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام کمیٹی

(چیف آرگنائزر مفتی محمد عمار)

۱۔ پروفیسر ممتاز بیگم صاحبہ ۲۔ پروفیسر صبغت اللہ صاحب
۳۔ پروفیسر عابدہ پروین صاحبہ ۴۔ پروفیسر صائمہ رحمان صاحبہ
۵۔ پروفیسر آفتاب حیدری صاحب

۵۔ پرائیوٹ کالج اساتذہ کمیٹی

(مسائل تجاویز و نمائندگی)

۱۔ پروفیسر جمیل اجمل صاحب ۲۔ پروفیسر عشرت مسعود ادہمی صاحب
۳۔ پروفیسر حافظ احمد حسین صاحب ۴۔ پروفیسر شہناز پروین صاحبہ
۵۔ پروفیسر غزالہ حسن صاحبہ ۶۔ پروفیسر نصرت جہاں صاحبہ

۶۔ سبجکٹ اسپیشلسٹ اساتذہ کمیٹی

(مسائل و تجاویز)

۱۔ پروفیسر محمد حسن کھوکھر صاحب ۲۔ پروفیسر ذوالفقار صاحب
۳۔ پروفیسر کوثر پروین صاحبہ

۷۔انٹرمیڈیٹ سلیبس جائزہ کمیٹی

(لازمی واختیاری سبجکٹ) تجاویز واصلاحات

۱۔ پروفیسر سرور حسین خاں صاحب
۲۔ پروفیسر شعیب فاضل عثمانی صاحب
۳۔ پروفیسر مطیع اللہ سہارن صاحب
۴۔ پروفیسر سعیدہ پروین صاحبہ
۵۔ پروفیسر ثمینہ انجم صاحبہ

۸۔بی اے سلیبس جائزہ کمیٹی

(لازمی واختیاری سبجکٹ) تجاویز واصلاحات

۱۔ پروفیسر ابوسعید ناصر صاحب
۲۔ پروفیسر ڈاکٹر اشرف سموں صاحب
۳۔ پروفیسر عبدالرحیم صاحب
۴۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب
۵۔ پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب
۶۔ پروفیسر سکینہ بوہرہ صاحبہ
۷۔ پروفیسر ریحانہ شہزاد صاحبہ

۹۔انٹرمیڈٹ بورڈ مسائل وتجاویز کمیٹی

۱۔ پروفیسر سید علی امام رضوی صاحب
۲۔ پروفیسر نزہت رئیس صاحبہ
۳۔ پروفیسر محمد نسیم شیخ صاحب
۴۔ پروفیسر شائستہ سلطانہ صاحبہ
۵۔ پروفیسر سطوت کلیم صاحبہ
۶۔ پروفیسر پروین جہانگیر صاحبہ

۱۰۔جامعہ کراچی مسائل وتجاویز کمیٹی

۱۔ پروفیسر ریاض الدین ربانی صاحب
۲۔ پروفیسر عبدالحفیظ صاحب
۳۔ پروفیسر محمد مشتاق کلوٹہ صاحب
۴۔ پروفیسر نسرین وسیم صاحب
۵۔ پروفیسر رفعت ناز صاحبہ

۱۱۔ کمیٹی برائے تجاویز قومی سیرت کانفرنس
وحج، وفاقی وزارت مذہبی امور

۱۔ پروفیسر نزہت رئیس صاحبہ
۲۔ محمد مشتاق کلوٹہ صاحب
۳۔ پروفیسر یامین شاہ صاحب
۴۔ پروفیسر محمد حنیف۔ صاحب
۵۔ پروفیسر نصرت جہاں صاحبہ

۱۲۔ رابطہ کمیٹی برائے توسیع ممبران

۱۔ پروفیسر خالدہ پروین صاحبہ
۲۔ پروفیسر نجمہ نیاز صاحبہ
۳۔ پروفیسر حفیظ الرحمٰن صاحب
۴۔ پروفیسر شہناز پروین صاحبہ

۱۳۔ رابطہ کمیٹی برائے وصولی اشیاء، انجمن

۱۔ پروفیسر شہزاد احمد خان صاحب
۲۔ پروفیسر حافظ خالد حسین صاحب
۳۔ پروفیسر عبدالحفیظ صاحب
۴۔ پروفیسر ناصر الدین راجپوت صاحب
۵۔ پروفیسر جمیل اجمل صاحب

دستخط ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
صدر انجمن

دستخط پروفیسر عبدالحفیظ
جنرل سیکریٹری

کمیٹی کے ممبران سے درخواست

کمیٹیوں کے تمام ممبران سے درخواست ہے کہ وہ انفرادی یا اجتماعی رپورٹ ۲۸ر فروری ۲۰۰۶ء تک ڈاکٹر صلاح الدین ثانی یا پروفیسر عبد الحفیظ صاحب کے پاس تحریری شکل میں جمع کرادیں تاکہ مارچ میں پیش کردہ رپورٹ وتجاویز پر ایکشن لیا جاسکے۔

مؤرخہ 07-02-2006 کو تمام کالجز میں یاددہانی کا خط بھیجا گیا۔ دوسرا درج ذیل خط 07-03-2006 کو تمام کالجز کو بھیجا گیا۔

خط برائے اطلاع و یاد دھانی

موضوع: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی" سیمینار میں شرکت کی دعوت

صوبائی سیرت ﷺ کانفرنس کے لئے مقالہ لکھنے کی دعوت اور تاریخ میں توسیع

گرامی قدر صدر شعبہ و دیگر اساتذہ اسلامیات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب والا جیسا کہ آپ کے علم میں ہے "انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ" جو علوم اسلامیہ سے وابستہ اساتذہ کرام کی واحد نمائندہ رجسٹرڈ تنظیم ہے ۱۹۶۴ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی، ۱۹۸۸ء میں باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئی اس کے بعد سے اس کے باقاعدہ انتخابات ہورہے ہیں۔

05-04 اور 2006ء کے انتخابات میں نئے عہدیداران منتخب ہوئے۔ جنہوں نے سیاسی و ذاتی مفادات کی روش کے بجائے آئین کے مطابق سیمینارز، کانفرنس اور تصنیفی کام کا آغاز کیا ڈیڑھ سال کی چند اہم خدمات یہ ہیں:

۱۔ ۱۴/اکتوبر 2004ء کو کالج اساتذہ کے لئے تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔

۲۔ ۱۵/جنوری 2005ء کو سیمینار بعنوان ''اصول تحقیق، تصنیف، تالیف، کالم نگاری اہداف و طریقہ کار'' منعقد ہوا۔

۳۔ ۴/مئی ۲۰۰۵ء کو صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس بمقام جناح یونیورسٹی برائے خواتین منعقد کی گئی۔

۴۔ سیرت کانفرنس کے موقع پر وائس چانسلرز، اساتذہ کرام و دیگر کو تین قسم کے ۳۶/ایوارڈ دیئے گئے۔

(الف) یادگاری ایوارڈ، (ب) حسن کارکردگی ایوارڈ، ج: سیرت النبی ﷺ ایوارڈ۔

۵۔ کانفرنس میں تحقیقی مجلہ ''ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل'' اردو، عربی، انگریزی، سندھی (۴۲۸ صفحات) کا مذہبی رواداری کے تناظر میں سیرت النبی ﷺ نمبر کا اجراء عمل میں آیا۔

۶۔ انجمن کی ویب سائٹ کا افتتاح ہوا۔ جس میں علوم اسلامیہ سے وابستہ پروفیسر خواتین و حضرات کے نام اور کراچی میں موجود کالجز کے نام انجمن کی تاریخ کے علاوہ مذکورہ رسالہ بھی جاری کیا گیا ہے، تاکہ ویب سائٹ پر ساری دنیا میں مطالعہ کیا جاسکے، اس پر لوگوں کے مذہبی سوالات کے جوابات بھی دیئے جائیں گے۔

اہم شخصیات نے اس کانفرنس میں شرکت کی آپ نے اس کی روئیداد ملک کے تمام اخبارات میں ملاحظہ کرنے کے ساتھ P.T.V، جیو ٹیوی، QTV، آج ٹیوی اور انڈس پر بھی ملاحظہ کی گئی۔

۷۔ ۳۰/اگست ۲۰۰۵ء کو فکری بیداری کے فروغ کے لئے تربیتی نشست بعنوان ''آزادی کی قدر و قیمت اور اساتذہ کے فرائض'' سرسید کالج میں منعقد کی گئی۔

۸۔ انجمن 2005ء اور 2006ء کے لئے بھی متعدد پروگراموں کے انعقاد کا اعلان کر چکی ہے جس میں آپ کو باقاعدہ شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے۔

۹۔ انجمن کے منتخب عہدیداران جملہ امور ترجیحی طور سے مشاورت کے ذریعہ انجام دینا چاہتے ہیں، جس کے لئے مجلس عاملہ/مجلس مشاورت کی تشکیل عمل میں آئی ہے۔ جیسا کہ لیٹر پیڈ پر ناموں سے واضح ہے۔

۱۰۔ مستقبل کے پروگراموں کے حوالے سے مشورہ ہوا ہے کہ مارچ ۲۰۰۶ء میں مفت کمپیوٹر ٹریننگ کا پروگرام منعقد کیا جائے جو خواتین و حضرات دلچسپی رکھتے ہیں وہ چیف آرگنائزر مفتی محمد عمار صاحب اسلامیہ سائنس کالج سے رابطہ کر کے اپنا نام و نمبر لکھوا دیں رابطہ نمبر 03002445155 تا کہ جلد سے جلد ورکشاپ کا انعقاد ہو سکے۔

۱۱۔ آئینی ترامیم پر تمام اساتذہ سے اسسمنٹ کے دوران آراء طلب کی گئی تھیں بعض اساتذہ نے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ابھی تک اپنی تحریری رائے نہیں دی ہے۔ اس خط کے ذریعہ تیسری دفعہ درخواست ہے فوری طور سے اپنی آراء جمع کرا دیں تا کہ قانونی پروسیجر مکمل کیا جا سکے۔ ورنہ وصول شدہ آراء کو اکثریتی و حتمی رائے سمجھا جائے گا۔

۱۲۔ نصابی و غیر نصابی امور کے سلسلہ میں جن اساتذہ کا مختلف کمیٹیوں کے لئے تقرر کیا گیا تھا ان سے درخواست ہے کمیٹی کے دیگر ممبران کی معاونت سے یا ذاتی تجاویز براہ کرم ۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء تک دستی صدر یا جنرل سیکریٹری کے پاس یا رجسٹرڈ ہیڈ آفس کے پتہ ارسال فرما دیں تا کہ تجاویز کو متعلقہ اتھارٹیز تک جلد سے جلد ارسال کیا جا سکے، اور عمل درآمد کروایا جا سکے، یاد رکھیے اساتذہ کے اجتماعی مفاد و مسائل کے حل کے لئے آپ کی بھی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ تجاویز تحریری شکل میں جلد سے جلد عنایت کر دیں۔ اس سلسلہ میں اس خط کو حتمی درخواست سمجھا جائے۔

۱۳۔ یکم اپریل بروز ہفتہ انجمن اور گریجویٹ یونیورسٹی کے اشتراک سے گریجویٹ یونیورسٹی ڈیفنس میں سیرت کانفرنس بعنوان ''تبلیغ دین میں تاجروں کا کردار'' کا انعقاد کیا جا رہا ہے شرکت

کے خواہش مند اساتذہ ۲۵/ مارچ کے بعد کسی بھی عہدیدار سے رابطہ کر کے دعوت نامہ حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۴۔ انجمن کا سالانہ پروگرام حسب سابق صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کی صورت میں منعقد کیا جارہا ہے، جس کا عنوان ہے۔

''غیر مسلموں کے حقوق اوران سے حسن سلوک سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں''

اس عنوان کی روشنی میں کسی بھی خاص پہلو پر مقالہ لکھا جاسکتا ہے، مثلاً آئین پاکستان میں غیر مسلموں کو آزادی، پرنٹ/ الیکٹرونکس میڈیا میں غیر مسلموں کا حصہ/ یا آزادی۔ معاشی و معاشرتی سلوک۔ پاکستان میں غیر مسلموں میں تبلیغی حکمت عملی۔ پاکستان میں غیر مسلموں کے مسائل اور حل کے لئے تجاویز۔ غیر مسلموں سے تعلقات سیرت طیبہ کی روشنی میں، اقلیت کا تاریخی و قانونی مفہوم مذہبی و سیاسی تناظر میں، قدیم مذاہب و کتب سماویہ میں اقلیت کا تصور اوران سے سلوک، ذمیوں کے لئے اسلامی قوانین اوران کا ارتقا، غیر مسلموں کے حقوق و فرائض اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، ذمیوں کے قوانین اور فقہاء اربعہ، مسلمانوں کا غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک، تاریخی تناظر میں غیر مسلموں سے عہد نبوی ﷺ و خلافت راشدہ میں معاہدات، اموی، عباسی اور ترک مسلم حکمرانوں کا غیر مسلموں سے سلوک مسلم ریاستوں میں غیر مسلموں کے مسائل اوران کا حل غیر مسلموں کے حقوق و فرائض پاکستان میں عائلی قوانین اور غیر مسلموں کے آئینی حقوق۔ عہد حاضر کی مسلم ریاستوں میں غیر مسلموں سے سلوک/ سیاسی/ مذہبی سلوک/ معاشی سلوک/ قانونی سلوک، قیام پاکستان میں غیر مسلموں کا حصہ، استحکام پاکستان میں غیر مسلموں کا حصہ، پاکستان میں غیر مسلم میڈیا کی آزادی اور معاشرہ پر اس کے اثرات غیر مسلموں کی غلط فہمیاں اوران کا ازالہ، مسلم ریاست میں غیر مسلموں کے لئے حرام اشیاء کا استعمال اوران کی خرید و فروخت، غیر مسلموں کے عبادت خانے اور مذہبی آزادی، اہانت رسول اور غیر مسلم حقائق و واقعات۔ اہانت کے اثبات کا طریقہ کار، اہانت ملکی و غیر ملکی قوانین۔ اہانت پر رد عمل کا شرعی

طریقہ، غیر مسلم این جی اوز اوران کی خدمات کا جائزہ، غیر مسلم پر جزیہ و ٹیکس کا نفاذ، مذکورہ میں سے کچھ پر مواد درج ذیل کتب میں محفوظ ہے۔

- اسلام اور اقلیتیں: ڈاکٹر خالد علوی، مطبوعہ دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی
- پاکستان میں جمہوری عمل کا احیاء اور متناسب نمائندگی: پروفیسر خورشید، اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، مطبوعہ انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ۳ گلی نمبر ۵۶ شالیمار ۴/۶۔ اسلام آباد
- خاندانی منصوبہ بندی: الزبتھ لیاگن، اردو مطبوعہ بحوالہ بالا
- اسلام میں خدمت خلق: جلال الدین عمری اسلامک پبلی کیشنز شاہ عالم مارکیٹ لاہور،
- اسلام اور ضبط ولادت: ابوالاعلیٰ مودودی، مطبعہ بحوالہ بالا
- بھارت میں مسلم کش فسادات، ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور
- اسلامی معاشرہ کی تاسیس و تشکیل: ساجد الرحمٰن، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔
- این جی اوز اہداف، ترجیحات: انوار ہاشمی، ۵ طیب پبلشرز پوسٹ بکس ۲۳۶، ۵/ یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور۔
- این جی اوز کیا ہیں اور کیا نہیں ہیں: زاہد اسلام کرسچن اسٹڈی سینٹر، پوسٹ بکس، نمبر ۵۲۹ راولپنڈی کینٹ۔
- تبلیغ اسلام: مولانا سرفراز خان صفدر، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ مدرسہ نصرۃ العلوم
- حقوق العباد: مولانا اشرف علی تھانوی، ادارہ اسلامیات اردو بازار کراچی،
- وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا: حافظ محمد سعد اللہ، دیال سنگھ لائبریری نسبت روڈ لاہور
- غریبوں کا والی: حافظ محمد سعد اللہ، مطبوعہ بحوالہ بالا
- انسان کامل: ڈاکٹر خالد علوی، الفیصل اردو بازار، لاہور
- اسلام اور مستشرقین: صباح الدین عبدالرحمٰن (پانچ جلدیں)
- جدید تحریک نسواں اور اسلام ثریا بتول، ادارہ مطبوعات خواتین، لاہور، کیمرہ مارکیٹ ۴۲

چیمبر لین روڈ، لاہور

- ہم کیوں مسلمان ہوئے: اُم فریحہ، ادارہ مطبوعات خواتین، کیمرہ مارکیٹ ۴۲ چیمبر لین روڈ، لاہور
- نومسلم خواتین نمبر: ماہنامہ خواتین میگزین ۴۲ چیمبر لین روڈ لاہور۔
- سیاسی وثیقہ جات: ڈاکٹر حمید اللہ
- خدمت خلق ورفاہ عامہ کی اہمیت سیرت طیبہ کی روشنی میں: ڈاکٹر صلاح الدین ثانی،
- ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل سیرت النبی نمبر فروری تا جولائی ۲۰۰۵ء
- کتب فقہ میں ربوٰی، زکوٰۃ، شراب، کتاب الحظر والاباحۃ، کتاب النکاح، باب الردۃ والمرتد، آلات الہو ولعب دار الحرب، کتاب الذمیین، کتاب القصاص اور کتاب الجہاد میں غیر مسلموں کے حوالہ سے اسی طرح کتب حدیث میں بھی انہی عنوانات کے ذیل میں مواد موجود ہے۔
- ماہنامہ بزم قاسمی کراچی دار العلوم فاروق اعظم بلاک K نارتھ کی فائلیں بالخصوص ج ۲، ش ۹، دسمبر ۱۹۹۸ء انسانی حقوق نمبر اور سیرت نمبر جون ۱۹۹۹ء
- ماہنامہ ترجمان القرآن: ادارہ ترجمان القرآن، منصورہ لاہور کی فائلیں
- سہ ماہی اسلام اور مغرب انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے شمارے۔

اہانت رسول پر لکھی گئی تمام کتب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ نظام حکومت پر لکھی گئی تمام کتب میں غیر مسلموں پر مواد موجود ہے،

- آئین پاکستان کی مختلف شروحات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مقالہ لکھنے میں دلچسپی رکھنے والے اساتذہ کرام سے درخواست ہے **۳۱ رمارچ** تک صدر یا جنرل سیکریٹری کے پاس اپنا نام اور مقالہ کا عنوان درج کروادیں مقالہ A×4 سائز کے دس تا پندرہ صفحات پر مشتمل ہو، مقالہ کے آخر میں نمبروار مکمل حواشی اصول تحقیق کے مطابق (یعنی کتاب، مصنف، مطبع، جلد، صفحہ اور سنہ) تحریر کئے جائیں مزید رہنمائی کے لئے انجمن کی ویب سائٹ پر مجلّہ

کا مطالعہ فرمائیں۔ مقالہ ۱۵/ اپریل تک پہنچ جانا چاہئے۔ بعد میں کوئی مقالہ قابل قبول نہیں ہوگا۔ کانفرنس انشاء اللہ ۲۷/ اپریل ۲۰۰۶ء مطابق ۲۹ ربیع الاول بروز جمعرات منعقد ہوگی۔ پیش کردہ مقالات حسب سابق علوم اسلامیہ انٹرنیشنل میں سیرت ﷺ نمبر کی حیثیت سے شامل اشاعت ہوں گے۔

نوٹ: ۱۔ دینی مدارس اور تمام کالجز کے اساتذہ مقالات تحریر کر سکتے ہیں۔

۲۔ اندرون سندھ کے اسکالرز بھی مقالات تحریر کر سکتے ہیں مہمانوں کے لئے فقط قیام و طعام کا انتظام کیا جائے گا۔

۳۔ مقالات اردو، عربی، سندھی اور انگریزی میں تحریر کئے جاسکتے ہیں۔

۱۵۔ ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل (اردو، عربی، سندھی، انگریزی) کا دوسرا شمارہ "تعلیم و تحقیق نمبر" (صفحات ۴۶۰) شائع ہو چکا ہے جس میں ۱۵/ جنوری ۲۰۰۵ء کو منعقدہ سیمینار میں پیش کردہ مقالات شامل ہیں۔ قیمت ایک سو روپے ہے۔ انجمن کی ویب سائٹ پر مجلّہ کا مفت مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۶۔ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا تیسرا شمارہ سیرت النبی ﷺ نمبر زیر اشاعت ہے اس شمارہ میں مئی ۲۰۰۵ء کی صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں پیش کردہ مقالات شامل اشاعت ہیں۔

۱۷۔ ہم نے ۴/ مئی ۲۰۰۵ء کی صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس کے موقع پر اپنے مطبوعہ سووینئر میں ۲۰۰۶ء میں عالمی قیام امن کے لئے قومی کانفرنس بعنوان:

"عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ

باہمی خدشات، امکانات اور تصادم،

اسوۂ انبیاء اور کتب مقدسہ کے تناظر میں"

منعقد کرنے کا اعلان کیا تھا ہمارے اس پروگرام کو صوبائی اور وفاقی سطح پر سراہا گیا ہے جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے روزنامہ جنگ کراچی ۸/ اکتوبر ۲۰۰۵ء کے وفاقی وزارت مذہبی امور کے اشتہار کے مطابق ربیع الاول ۲۰۰۶ء کی قومی و صوبائی سیرت کانفرنسوں کے لئے حکومت

نے اسی موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ ہمیں جیسے ہی وسائل میسر آئے انشاء اللہ جلد کانفرنس کی تاریخ کا اعلان کردیں گے۔

۱۸۔ ابھی تک اسلامیات کے صرف ایک سو اساتذہ انجمن کے ممبر ہیں جبکہ گورنمنٹ و پرائیوٹ کالجز و ہائر سیکنڈری اسکولز میں اساتذہ کی تعداد دو سو سے زائد ہے لہٰذا ایسے خواتین و حضرات جو ابھی تک تنظیم کے ممبر نہیں بنے ہیں ۱۰۰ روپے ادا کرکے فوری طور سے ممبر شپ حاصل کرلیں۔

۱۹۔ اساتذہ کرام اپنے یا اپنے متعلقین کیلئے رشتوں کے سلسلہ میں ہمارا "میرج بیورو فارم" فل کرکے ویب سائٹ پر رشتہ کا اشتہار جاری کرواسکتے ہیں یہ فارم صدر جنرل سیکریٹری یا میرج بیورو کمیٹی کے ممبران سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۲۰۔ ایم فل/پی ایچ ڈی کے ریسرچ اسکالرز یا داخلہ کے خواہش مندوں کیلئے "تربیتی نشست" کا اہتمام کیا جارہا ہے جو خواتین و حضرات اس میں شرکت کے خواہاں ہیں ان سے درخواست ہے فوری طور سے صدر انجمن کے رابطہ نمبر پر اپنے نام کا اندراج کرادیں تاکہ پروگرام کی تفصیلات سے انھیں آگاہ کیا جاسکے۔

۲۱۔ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی حیات وخدمات

پر ۲۲ر مارچ ۲۰۰۶ء بوقت صبح نو بجے تا دو بجے بمقام اسلامیہ سائنس کالج انجمن اور اسلامیہ سائنس/آرٹس کالجز کے تعاون سے سیمینار منعقد کیا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ و دیگر اہم شخصیات کی شرکت متوقع ہے۔

تمام کالج اساتذہ بالخصوص اسلامیات کے اساتذہ کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کچھ دی علم شخصیات کو اردو، عربی سندھی، انگریزی میں مقالات لکھنے کی دعوت دی جاچکی ہے جنھیں سماعت فرما کر یقیناً آپ اپنے علم میں اضافہ فرمائیں گے۔

۲۲۔ جو اساتذہ کرام مندرجہ بالا پروگراموں کے حوالہ سے ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہیں یا تجاویز دینا چاہیں ان سے درخواست ہے براہ کرم جلد سے جلد تحریری شکال میں ارسال فرمادیں۔

ہم ایسے تمام اساتذہ کے ممنون ہوں گے جو معقول تجاویز ارسال کریں گے یا ہمارے پروگراموں میں تعاون فرمائیں گے یاد رکھئے اجتماعی کام اجتماعی تعاون سے ہی ممکن ہوتے ہیں اور کامیابی سے ہم کنار ہوتے ہیں۔ واضح رہے 06-02-07 کے خط میں بھی مندرجہ بالا امور کی جانب توجہ دلائی گئی تھی۔

میرے والد امام الدین صاحب کا یکم فروری کو انتقال ہو گیا ہے، جن اساتذہ نے گھر آ کر یا فون کر کے تعزیت کی ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دیگر تمام اساتذہ سے درخواست ہے میرے والد کی مغفرت و بلندی درجات کی دعا فرمائیں۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ (رجسٹرڈ)

آئو قلم کو ھاتھ میں لو

ملاؤ ہاتھ سبھی صلح و آشتی کے لئے — پڑھے لکھے ہو تو آؤ قلم کو ہاتھ میں لو
نکل نہ جائے کہیں وقت ہاتھ سے دام — کرو نہ دیر سفیر حرم کو ہاتھ میں لو
تمہارے ہاتھ قلم ہو گئے تو کیا ہوگا — ہے اب بھی وقت رہ محتشم کو ہاتھ میں لو
پکڑ لو ایسا راستہ فلاح مل جائے — تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
پکڑ لو ایسا راستہ فلاح مل جائے — تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
بچاؤ راہزن وقت سے کتاب حیات — حدیث پاک شفیع الامم کو ہاتھ میں لو
خدا کے واسطے اپنے قلم کو ہاتھ میں لو

....

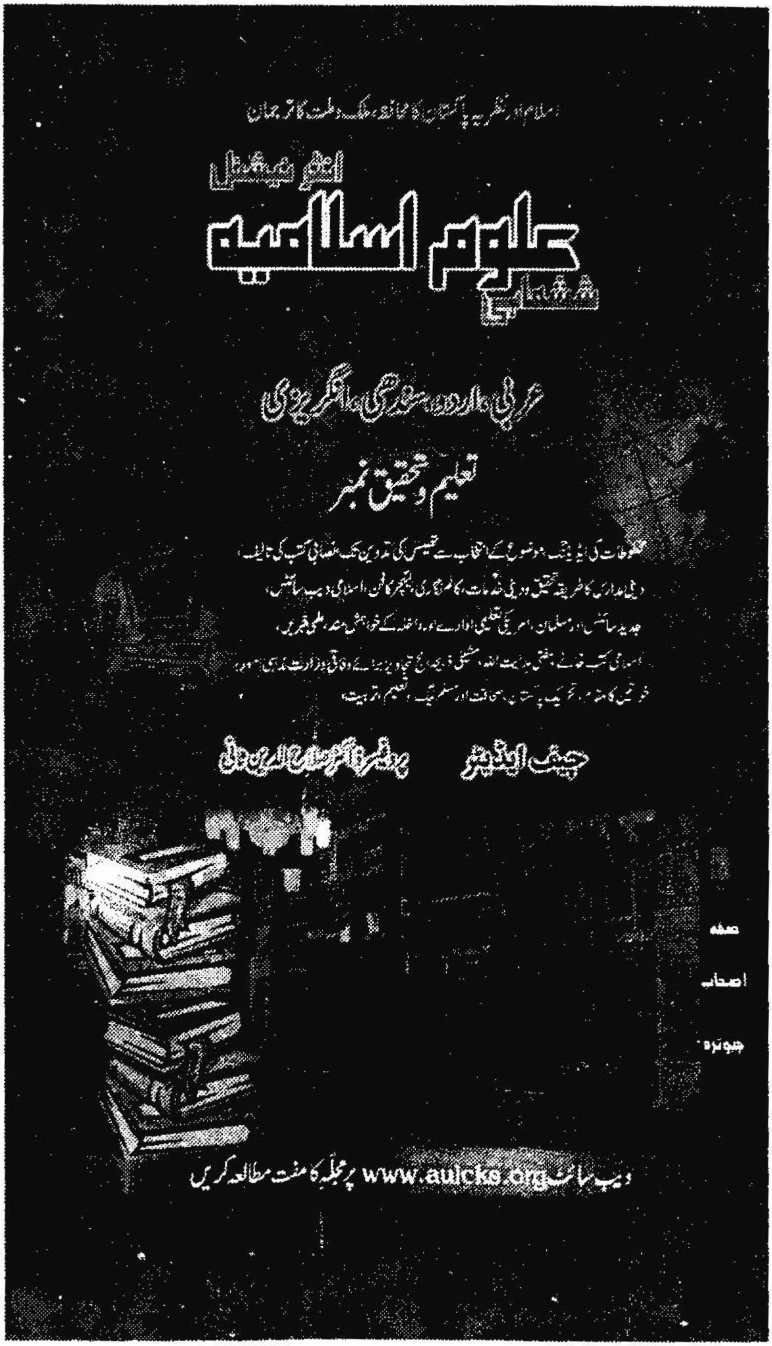
اسلام اور نظریہ پاکستان کا محافظ، ملک وملت کا ترجمان
انٹرنیشنل
شش ماہی
علوم اسلامیہ
عربی، اردو، سندھی، انگریزی
تعلیم و تحقیق نمبر
مخطوطات کی ایڈیٹنگ، موضوع کے انتخاب سے تھیسس کی تدوین تک، نصابی کتب کی تالیف،
دینی مدارس کا طریقہ تحقیق، دینی خدمات، کالم نگاری، لیکچر کا فن، اسلامی ویب سائٹس،
جدید سائنس اور مسلمان، امریکی تعلیمی ادارے، علمی خبریں،
چیف ایڈیٹر
پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی
ویب سائٹ www.aulcke.org پر مجلہ کا مفت مطالعہ کریں
صفہ
اصحاب
چبوترہ